02

حضرت آدم علیہ السلام
اور بی بی حوّا علیہا السلام

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔ ۲

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؐ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسیٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اوران کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ و عجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمدّ باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے : قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ نَجَّیۡنٰهُ وَ لُوۡطًا اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡهَا لِلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۱﴾ وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَ یَعۡقُوۡبَ
نَافِلَةً ؕ وَ کُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِیۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً یَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ فِعۡلَ
الۡخَیۡرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیۡتَآءَ الزَّکٰوةِ ۚ وَ کَانُوۡا لَنَا عٰبِدِیۡنَ ﴿۷۳﴾ وَ لُوۡطًا اٰتَیۡنٰهُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا وَّ
نَجَّیۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡیَةِ الَّتِیۡ کَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِیۡنَ ﴿۷۴﴾ وَ اَدۡخَلۡنٰهُ فِیۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰی مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّیۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗ
مِنَ الۡکَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۷۶﴾ وَ نَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۷۷﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ اِذۡ یَحۡکُمٰنِ فِی الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِیۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَ کُنَّا لِحُکۡمِهِمۡ شٰهِدِیۡنَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ کُلًّا اٰتَیۡنَا حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا ۫ وَّ سَخَّرۡنَا مَعَ
دَاوٗدَ الۡجِبَالَ یُسَبِّحۡنَ وَ الطَّیۡرَ ؕ وَ کُنَّا فٰعِلِیۡنَ ﴿۷۹﴾ وَ عَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّکُمۡ لِتُحۡصِنَکُمۡ
مِّنۡۢ بَاۡسِکُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰکِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾ وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَی الۡاَرۡضِ
الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡهَا ؕ وَ کُنَّا بِکُلِّ شَیۡءٍ عٰلِمِیۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ مِنَ الشَّیٰطِیۡنِ مَنۡ یَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَ یَعۡمَلُوۡنَ
عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِکَ ۚ وَ کُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِیۡنَ ﴿۸۲﴾ وَ اَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۸۳﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَکَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّ اٰتَیۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَ مِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَ ذِکۡرٰی لِلۡعٰبِدِیۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِدۡرِیۡسَ وَ ذَا الۡکِفۡلِ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ
اَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَ ذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ
نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۷﴾
فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَ کَذٰلِکَ نُـۨۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸۸﴾ وَ زَکَرِیَّاۤ اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ﴿۸۹﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبۡنَا لَهٗ یَحۡیٰی وَ اَصۡلَحۡنَا لَهٗ
زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا یُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ وَ یَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ کَانُوۡا لَنَا خٰشِعِیۡنَ ﴿۹۰﴾
وَ الَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِیۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَ جَعَلۡنٰهَا وَ ابۡنَهَاۤ اٰیَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُکُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ۖ وَّ اَنَا رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۲﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بد کردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت آدمؑ اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات

معصومین سے منقول ہے کہ حق باری تعالی نے زمین کا تعارف اس طرح کروایا کہ اس سے ایک مخلوق پیدا کرونگا جن میں سے بعض میری اطاعت کریں گے اور بعض نافرمانی، تو زمین کو لرزہ ہوا اور خدا کے کرم و رحم کی خواستگار ہوئی اور التجا کی کہ اس سے ایسی کوئی مخلوق نہ بنائے جو اللہ کی نافرمانی کرے اور جہنم میں داخل ہو۔ جب حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو زمین پر بھیجا کہ ایک قبضہ خاک لائیں جس سے آدمؑ کو بنانا تھا تو جبرئیلؑ زمین کی طرف آئے تو زمین نے کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتی ہوں کہ تم میری خاک سے کچھ بھی اُٹھاؤ۔ جب جبرئیلؑ نے زمین کا استغاثہ سنا اور اس نے خدا کا واسطہ دے کر درخواست کی تو وہ واپس گئے اور اللہ کو زمین کی استغاثہ سے آگاہ کیا تو خدا نے اسرافیلؑ کو اس کام کے لئے بھیجا تو زمین نے ان سے بھی یہی درخواست خدا کے واسطے سے کی تو وہ بھی واپس گئے اور اللہ کو آگاہ کیا۔ پھر خدا نے میکائیلؑ کو بھیجا اور ان کو یہ اختیار بھی دیا کہ اگر وہ استغاثہ بھی کرے پھر بھی مٹی لانی ہے۔ تو زمین نے ان سے بھی بدستور پناہ مانگی مگر میکائیلؑ (ملک الموت) اللہ کی طرف سے مختار تھے اور انہوں زمین سے کہا کہ میں بھی خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے بغیر قبضۂ خاک لئے واپس جاؤں۔ غرض تمام رُوئے زمین سے ایک مٹھی خاک لی اور واپس آسمان پر گئے۔ خدا نے ان کو وحی کی کہ جس طرح تم نے ان کی مٹی کو زمین سے قبض کیا حالانکہ زمین نہیں چاہتی تھی، اسی طرح ہر ذی روح جو زمین پر ہے آج سے قیامت تک سب کی روح تم ہی قبض کروگے۔ پھر ایک ملک کو حکم دیا کہ آدم کی مٹی کو خمیر کر کے آپس میں مخلوط کرے، اس نے چالیس سال تک اس کو خمیر کیا یہاں تک کہ اس میں چپک پیدا ہو گئی، پھر چالیس

ترجمہ، اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کیا تُو اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت وخون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف (بقیہ اگلے صفحے پر)

سال تک اس کو لجن متغیر بنایا۔ پھر چالیس سال تک اس کو مثل کوزہ گروں کے ٹھیکرے کے خشک کیا، جب ایک سو بیس سال گزر گئے تو ملائکہ سے فرمایا کہ میں خاک سے ایک بشر کو خلق کرونگا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو ہر ایک مقام کی خاک سے خلق کیا کیونکہ اگر صرف ایک جگہ کی خاک سے خلق ہوتے تو لوگ ایک دوسرے کو نہ پہچانتے، اور سب کے سب ایک شکل و صورت کے ہوتے۔ جب خاک کو گوندھا تو سب ایک دوسرے میں ممزوج ہو گئے پھر اس سے ایک صورت ہاتھ، پاؤں، اعضاء و جوارح، جوڑ و پیوند والی بنائی اور خشک کیا، یہاں تک کہ وہ مضبوط اور سخت ہو گئی اور کھنکھناہٹ مثل ٹھیکرے کی آواز پیدا ہوئی اور اس وقت تک کے لئے چھوڑ رکھا جب تک اس میں رُوح نہیں پُھونکی۔ پھر جب اس میں اپنی طرف سے بر گزیدہ رُوح پُھونکی، تو ایک ایسا انسان صاحب اندیشہ تیار ہوا جو ان اعضاء و جوارح کو حرکت میں لا سکے اور تمام اُمور میں تصرّف کر سکے، اس سے خدمت لے سکے اور مختلف حالات میں ان کو گھما پھرا سکے۔ اور وہ صاحب معرفت ہو اور حق و باطل میں فرق بھی کرتا ہو۔ لذّت و بوُ، رنگوں اور تمام جنسوں میں تمیز کرتا ہو، گویا کہ اس کو ایک معجون بنایا مختلف نوع کی طینت و خلقت کا جو کہ ایک مجموعہ تھا چند اضداد اور چند خلطوں سے جو آپس میں دشمنی رکھتے ہیں اور باہم نہایت مختلف ہیں مثل گرمی و سردی، خشکی و تری، غم و خوشی کے۔ کیونکہ خاک میں سفید، سُرخ، سبز، گلابی اور نیلا رنگ ہوتا ہے۔ اس میں شیرین و شور، ہموار و ناہموار، سخت و نرم زمین ہوتی ہے۔ اسی سبب سے لوگوں میں نرم و سخت، سرخ و سیاہ، زرد و گلابی خاک کے رنگوں پر ہوتے ہیں۔ اسی طرح کچھ جگہ کی مٹی کھاری اور نمکین تھی اور کچھ جگہ کی بہتر و عمدہ تھی جس کے اثر کی وجہ سے آدمؑ کی ذرّیت میں نیک و بد لوگ پیدا ہوئے۔

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ (خدا نے) فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ﴿۳۰﴾ اور اس نے آدم کو سب نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے کیا۔ اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ ﴿۳۱﴾ انہوں نے (بقیہ اگلے صفحے پر)

معصومین سے منقول ہے کہ آدمؑ کا نام "آدم" اس لئے ہوا کہ وہ روئے زمین کے لئے خلق ہوئے اور بی بی حوّاؑ کو "حوّا" اس لئے کہتے ہیں کہ ذیروح (جو کہ آدمؑ ہیں) سے پیدا ہوئیں۔ دُوسری روایت کے مطابق آدمؑ کو جمعہ کے روز خلق کیا اور جب وہ زمین پر آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک انگشتری تھی جس کے نگینہ پر "لاالٰہ الاالله محمّد رسُول الله" نقش تھا جو وہ اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے۔ بی بی حوّاؑ کو حضرت آدمؑ کے جسم کے کچھ باطن حصّوں سے خلق کیا ہے، کیونکہ بی بی حوّاؑ کو حضرت آدمؑ کے باطن حصّے سے پیدا کیا ہے اسی لئے عورتوں پر پردہ واجب ہے اور مردوں پر لازم ہے کہ اپنی عورتوں کو پردے میں رکھیں۔ کیونکہ بی بی حوّاؑ، حضرت آدمؑ کے کل جسم سے پیدا نہیں ہوئیں اسی لئے قصاص میں مردوں اور عورتوں کو یکساں رکھنے کا حکم نہیں ہوا۔ بی بی حوّاؑ، حضرت آدمؑ کے جسم کے داہنی جانب کی مٹی سے جوان کے پہلو سے باقی بچی تھی، اس لئے میراث میں عورتوں کا ایک حصّہ اور مردوں کا دو حصّہ ہوتا ہے، اسی طرح دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر ہے۔ عورت کو مراۃ بھی کہتے ہیں یعنی مرد سے خلق ہوئی ہیں، عورت کو عربی میں نساء بھی کہتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمؑ کو حوّاؑ کے بغیر کسی چیز سے کوئی اُنس نہ تھا۔

جب الله تعالٰی نے آدمؑ کے جسم کو بنادیا اور وہ پاک جسم کئی سالوں یا چالیس سال تک بہشت میں پڑا رہا تو ملائکہ جب بھی وہاں سے گزرتے تو یہ کہتے تھے کہ خدا نے تجھ کو امر عظیم کے لئے خلق کیا ہے، مگر جب شیطان ملعُون کا گزر ہوتا تو وہ ٹھکراتا، یا اس جسم میں منہ سے داخل ہو کر دوسری جانب سے نکل جاتا اور یہ کہتا کہ تجھ کو امر بزرگ کے لئے بنایا ہے۔ اسی سبب سے جو کچھ فرزند آدمؑ کے شکم میں ہوتا ہے خبیث و بدبُودار اور ناپاک ہوتا ہے۔ اسی طرح جب رُوح آدمؑ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کہا تو پاک ہے۔ جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے، اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ بے شک تو دانا (اور) حکمت والا ہے ﴿۳۲﴾ (تب) خدا نے (آدم کو) حکم دیا کہ آدم! تم ان کو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ۔ جب انہوں نے ان کو ان کے نام (بقیہ اگلے صفحے پر)

کو آپ کے جسم میں داخل ہونے کا حکم ہوا تو رُوح نے کراہت کی، تو خدا نے فرمایا کہ تو کراہت کے ساتھ داخل ہو گی اور جسم سے نکلے گی بھی تو کراہت کے ساتھ۔ اور جب ان کے جسم میں رُوح پُھونکی تو قبل اس کے کہ رُوح تمام جسم میں پہنچے اور جب زانو تک پہنچی تو اُنہوں نے جست کی تاکہ اُٹھ کھڑے ہوں لیکن ایسا نہ کر سکے اور گر پڑے۔ جب رُوح اُن کے تمام بدن میں گئی تو اُنہوں نے سب سے پہلے خوشۂ انگور لے کر تناول کیا۔ منقول ہے کہ حق تعالی نے آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے، عیسٰیؑ کو بغیر باپ کے اور تمام انسانوں کو ماں باپ کے ساتھ اس لیے پیدا کیا کہ لوگ اس کے کمال قدرت کو سمجھ لیں اور وہ ایسا بہترین خالق ہے جو کہ وہ مخلوق کو نر کے بغیر مادہ سے، اور بغیر نر و مادہ سے بھی خلق کرنے پر قادر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے انسانوں کو پیدا کیا۔ اسی لئے باپ تین طرح کے ہیں، آدم جن سے مومن پیدا ہوتے ہیں، دوسری جان جن سے جنّوں کی خلقت ہوئی اور تیسرے شیطان جس سے کافر پیدا ہوتے ہیں اور اولاد شیطان میں حمل نہیں ہوتا بلکہ انڈے دیتے ہیں اور چُوزے نکالتے ہیں اور ان کی اولاد سب کی سب نر ہوتی ہے، ان میں مادہ نہیں ہوتیں۔

دوسری روایت کے مطابق آدمؑ کو خاک سے خلق کیا اور حوّاؑ کو آدمؑ کی چھوٹی پسلی سے پیدا کیا۔ آدمؑ کو خلق کرنے کے بعد ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں، سب نے سجدہ کیا سوائے شیطان کے جو جنوں سے تھا۔ پھر آدمؑ پر خواب کو غالب کیا۔ اسی حالت میں ایک نئی خلقت کو پیدا کیا اور اس کو آدمؑ کے پیروں کے درمیان ساکن کیا تاکہ عورتیں مردوں کی فرمانبردار رہیں۔ پھر حوّاؑ نے حرکت کی جس سے آدمؑ بیدار ہوئے۔ حوّاؑ کو ندا پہنچی کہ آدمؑ سے علیٰحدہ ہو جائیں۔ جب آدمؑ کی نظر حوّاؑ پر پڑی تو ایک اچھی صُورت کو پایا جو ان سے مشابہ تو تھی مگر

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، بتائے تو (فرشتوں سے) فرمایا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو (سب) مجھ کو معلوم ہے ﴿۳۳﴾ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم (بقیہ اگلے صفحے پر)

مادہ تھی۔ تو گفتگو شروع کی اور پُوچھا تم کون ہو تو حوّاؑ نے بھی انہی کی زبان میں کلام کیا اور کہا میں خدا کی ایک مخلوق ہوں جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ آدمؑ نے درگاہ باری میں عرض کی کہ یہ خوبصورت مخلوق کون ہے جو میرے لئے باعث انس ہے اور اس کو دیکھنے سے میری وحشت دور ہو گئی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میری کنیز حوّا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ رہے اور تمہاری مونس ہو، تم سے گفتگو کرے اور جو کچھ تم حکم دو اس کی تعمیل کرے۔ آدمؑ نے عرض کی، ہاں اے پالنے والے اور جب تک کہ تو نے زندگی دی ہے میں تیرا شکر ادا کرتا رہونگا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اچھا تو تم اس کی مجھ سے خواستگاری کرو۔ آدمؑ نے عرض کی کہ بار الٰہا میں اس کی خواستگاری تو کروں لیکن میرے پاس اس نعمت کے عوض میں کیا چیز ہے جس سے تو راضی ہو جائے گا۔ فرمایا کہ میرے دین کی اس کو تعلیم دو، یہی میری رضا ہوگی۔ آدمؑ نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے تو میں یہی کرونگا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے بھی منظور کیا اور اس کو تم سے تزویج کیا۔ بس اسی وقت حق تعالیٰ نے عورتوں کے ساتھ مقاربت کی خواہش آدمؑ میں قرار دی اور پہلے سے معرفت امور تعلیم کردی تھی اور کہا، اسے اپنی طرف لے جاؤ اور آدمؑ نے حوّاؑ سے کہا کہ میرے پاس آؤ۔ تو خدا نے آدمؑ کو حکم دیا کہ اُٹھیں اور حوّاؑ کے پاس جائیں تو آدمؑ اُٹھے اور ان کے پاس گئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بیشک عورتیں مردوں کی طرف جاتیں اور اپنے لئے خواستگاری کرتیں۔

ایک روایت کے مطابق جب حق تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ ایک مخلوق کو اپنے دست قدرت سے پیدا کرے اور یہ جن ونسناس کے ساتھ ہزار سال بعد تھا جو زمین میں پہلے سے تھے۔ پس حضرت آدمؑ کو خلق فرمائے تو آسمان کے طبقات کو کھولا اور ملائکہ سے کہا کہ اہل زمین کی

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کے آگے سجدہ کرو تو وہ سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا ﴿۳٤﴾ اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا (بقیہ اگلے صفحے پر)

طرف دیکھو اور میری مخلوقات میں جنّ و نسناس پر نظر کرو۔ جب ملائکہ نے ان کے گناہوں کے اعمال قبیحہ کو دیکھا کہ زمین میں ناحق خونریزی اور فساد کرتے ہیں تو ان کو یہ امر عظیم معلوم ہوا، اور زمین کی مخلوق پر بے انتہا غصّہ آیا اور ضبط نہ کر سکے۔ جب جنون نے زمین میں فساد کیا اور ابلیس نے خدا سے ان کی شکایت کی اور سوال کیا کہ اس کو ملائکہ کا ہم نشین قرار دے، خدا نے اس کی التجا قبول کی اور اس کو ملائکہ کے ساتھ آسمان پر رکھا۔ پھر زمین پر جنوں کا فساد زیادہ ہوا تو خدا نے ابلیس کو ملائکہ کے ساتھ حکم دیا کہ جاکر زمین سے ان کو نکال دے۔ غرض ملائکہ نے جنوں کے فساد کو دیکھا تو عرض کی اے ہمارے پالنے والے، تو غالب، قادر، جبّار، قاہر اور عظیم الشان ہے اور یہ تیرے پیدا کئے ہوئے ضعیف و ذلیل ہیں اور تیرے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اور تیرے رزق کے سبب سے عیش کرتے ہیں اور تیری عافیت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ اور ایسے گناہان عظیم کے ساتھ تیری نافرمانی کرتے ہیں مگر تجھ کو غصّہ نہیں آتا اور کیوں تو ان پر غضبناک نہیں ہوتا اور انتقام نہیں لیتا۔ یہ امر ہم کو عظیم معلوم ہوتا ہے اور تیرے حق میں ان کی یہ جسارت بہت بڑی نظر آتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے یہ باتیں سُنیں تو فرمایا کہ زمین میں اپنا ایک جانشین بنانے والا ہوں جو میری خلق پر میری حجّت ہو گا۔ ملائکہ نے کہا ہم تجھ کو تمام عیبوں سے پاک سمجھتے ہیں۔ کیا تو زمین میں ایسے گردہ کو پیدا کرے گا جو فساد و خون ریزی کریں جس طرح کہ فرزندان جانّ نے فساد اور خون ریزی کی اور ایک دوسرے پر حسد کیا، آپس میں بغض و عداوت رکھیں اور جن کو تو نے زمین سے نکال کر ان سے زمین کو پاک کر دیا۔ لہٰذا ہم میں سے اپنا خلیفہ قرار دے۔ ہم نہ حسد و عداوت کریں گے نہ خونریزی و فساد، بلکہ تیری تسبیح و تحمید کرتے رہیں

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، نہیں تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے ﴿۳۵﴾ پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس (عیش و نشاط) میں تھے، اس سے ان کو نکلوا دیا۔ تب ہم نے حکم دیا کہ (بہشت بریں سے) چلے جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش (مقرر کر دیا گیا) ہے ﴿۳۶﴾ پھر آدم

(بقیہ اگلے صفحے پر)

گے۔ تو حق تعالی نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے اور جو تم میں کافر ہے اسے بھی جانتا ہوں یعنی شیطان لیکن تم نہیں جانتے۔ میں چاہتا ہوں کے ایک مخلوق اپنے دست قدرت سے بناؤں اور اس کی ذریّت سے پیغمبروں، رسُولوں، اماموں اور اپنے شائستہ و ہدایت یافتہ بندوں کو پیدا کروں اور اپنی خلق پر زمین میں ان کو خلیفہ قرار دوں تاکہ یہ لوگ میری معصیت سے لوگوں کو منع کریں اور میرے عذاب سے ڈرائیں۔ میری عبادت کی طرف ان کی ہدایت کریں اور میری پسندیدہ راہ کی طرف لے چلیں۔ ان کو اپنی مخلوق پر حجّت قرار دوں اور نسناس کو زمین سے برطرف کر کے ان سے زمین کو پاک کردوں اور گنہگار و سرکش جنّوں کو خلق کی ہمسائیگی اور اپنی بزرگی سے علیحدہ کر کے ہوا پر ساکن کروں اور اطراف زمین میں ان کو رکھوں جہاں میری مخلوق کی نسل کے ہمسایہ نہ ہوں۔ جنّوں اور اپنی اس مخلوق کی نسل میں ایک حجاب قرار دوں تاکہ میری مخلوق کی نسل جنّوں کو نہ دیکھے اور نہ ان کے ساتھ ہمنشینی و میل جول کرے۔ پھر میری برگزیدہ مخلوق کی نسل سے جو لوگ میری نافرمانی کریں گے ان کو جہنم میں ڈال دونگا اور پرواہ نہیں کرونگا۔ پھر خدا نے آدمؑ کو کل نام تعلیم کر دیئے جو کہ محمد ﷺ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور آئمہ طاہرین کے مبارک نام تھے، پھر محمد و علیؑ و آئمہ کو ملائکہ پر پیش کیا یعنی ان کے جسموں کو جو عالم ارواح میں چند نور تھے۔ پھر ملائکہ سے کہا کہ ان کے ناموں سے مجھے آگاہ کرو اگر تم سچّے ہو اس امر میں کہ تم سب کے سب تسبیح و تقدیس کرنے والے ہو اور تمہارا زمین میں چھوڑ دینا ان لوگوں سے زیادہ بہتر ہے جو کہ تمہارے بعد ہوں گے یعنی جس طرح تم اس کے باطنی و قلبی کو جو تمہارے درمیان میں ہے نہیں جانتے۔ اسی طرح اسمائے پیغمبران و آئمہ بیان کرو۔ پھر آدمؑ نے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (اور معافی مانگی) تو اس نے ان کا قصور معاف کر دیا بے شک وہ معاف کرنے والا (اور) صاحبِ رحم ہے ﴿۳۷﴾ ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی پیروی کرنا کہ) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ (بقیہ اگلے صفحے پر)

نہیں ہوا ہے۔ اور اسی طرح ان چند شخصوں کے نام نہیں جانتے ہو کہ جن کو دیکھا کرتے ہو۔ ملائکہ نے کہا کہ ہم تجھ کو تمام عیبوں سے بری سمجھتے ہیں اور پاک جانتے ہیں اس سے کہ کوئی کام تو کرے اور اس کی مصلحت سے ناواقف ہو۔ ہم کو تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے تعلیم کر دیا ہے۔ بیشک تو ہی ہر چیز سے واقف اور حکیم ہے۔ کہ جو کچھ کرتا ہے حکمت و مصلحت کے موافق ہوتا ہے۔ پس خدا نے فرمایا کہ اے آدمؑ اسمائے پیغمبران و آئمہ بیان کرو۔ پھر آدمؑ نے اُن کو پہچانا کے ان سب کے ناموں کو بتایا۔ اس وقت خدا نے ملائکہ کہا کہ کیا تم سے میں نے نہیں کہا تھا کہ میں زمین و آسمان کی پوشیدہ اور مخفی باتوں کو جانتا ہوں اور وہ سب جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو۔ جو کچھ ابلیس دل میں پوشیدہ رکھتا تھا اور جو ارادہ کر چکا تھا کہ اگر حق تعالیٰ اس کو آدمؑ کی اطاعت و سجدے کا حکم دے گا تو وہ انکار کر دے گا، اور اگر آدمؑ پر مسلط ہو گا تو ان کو ہلاک کر ڈالے گا اور جو کچھ ملائکہ نے سمجھ رکھا تھا کہ ان کے بعد جو پیدا ہو گا اس سے بھی وہ ملائکہ افضل ہوں گے۔ لٰہذا حق تعالیٰ ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ عہد و پیمان کریں اور آدم پر ایمان لائیں اور ان کی ذات کو اپنے اوپر فضیلت دیں۔ اور تم افضل نہیں ہو بلکہ محمد ﷺ اور ان کی آل طاہرین افضل ہیں جن کے نام سے آدم نے تم کو آگاہ کیا۔ کیونکہ ملائکہ نے شیطان کے کہنے پر اللہ کے ارادے کے سامنے اپنی زبان کھولی تھی اور التجا کی تھی اس لئے حق تعالیٰ نے ان کو اس جرات پر عرش سے پانچ سو سال کی راہ پر دور کر دیا تو ملائکہ عرش کی جانب پناہ لے گئے اور از رُوئے عجز و انکساری انگلیوں سے اشارہ کرتے تھے، تو خداوند عالم نے ان کی تضرّع وزاری مشاہدہ کی اور اپنی رحمت ان کے ساتھ شامل فرمائی۔ پھر بیت المعمور ان کے لئے وضع کیا جس کی چھت یاقوت سرخ اور ستون زبرجد کے ہیں اور فرمایا کہ اس کے گرد طواف کرو عرش چھوڑ دو کہ یہی میری خوشنودی کا سبب ہے۔ پس ملائکہ نے اس کے گرد طواف کیا۔ بیت المعمور وہ گھر ہے جس میں ہر روز ستّر ہزار ملائکہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، غمناک ہوں گے ﴿۳۸﴾ اور جنہوں نے (اس کو) قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ دوزخ میں جانے والے ہیں (پھر) وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ﴿۳۹﴾ سورۃ البقرۃ

داخل ہوتے ہیں جو اس کے بعد روز وقت معلوم تک اس میں نہ ہوں گے (روز وقت معلوم وہ ہے کہ جس روز صور پھوکا جائے گا تو شیطان پہلی اور دوسری دفعہ کے پھونکنے کے درمیان مر جائے گا)۔ خداوند عالم نے بیت المعور کو اہل آسمان کے توبہ کے لئے اور کعبہ کو اہل زمین کے توبہ کے لئے مقرر فرمایا جو کہ بیت المعمور کے بالکل نیچے ہے۔ پھر خداوند عالم نے فرمایا کہ میں ایک بشر کو صلصال (خشک شدہ مٹی) سے پیدا کرونگا جس سے آواز نکلتی ہے یا جو بالوُ کے ساتھ خمیر دی ہوئی ہوتی ہے۔ یعنی متغیر شدہ بدبُودار اور خراب مٹی سے پیدا کرونگا۔ لیکن کچھ مٹی کو آب شیریں کے ساتھ اپنے دست قدرت سے گوندھا اور کہا تجھ سے اپنے پیغمبروں، رسُولوں، اماموں، ہدایت یافتہ اور شائستہ بندوں کو جو بہشت کی طرف لوگوں کو بلائیں گے اور انکی پیروی کرنے والوں کو روز قیامت تک پیدا کرونگا اور پرواہ نہیں کرونگا، اور جو کچھ میں نے کیا ہے اس پر کسی کو یہ حق نہ ہوگا کہ مجھ سے کوئی سوال کرے مگر ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔ تو جب اس کو درست کروں اور اپنی رُوح اس میں پھونک دوں تو تم سب اس کے لئے سجدہ میں گر پڑنا۔ رُوح مثل ہوا کے متحرّک ہے، اسی سبب سے اس کو رُوح کہتے ہیں کہ وہ ریح سے مشتق ہے اور اس کی ہم جنس ہے۔ اس کو اپنی طرف اس لئے نسبت دی کہ اُسے تمام رُواحوں پر برگزیدہ کیا تھا۔ رُوح سے مراد قدرت بھی ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا کی اور اس کے ساتھ ایک رُوح کو بھی پیدا کیا۔ بس یہ تھا خلقت آدمؑ کے متعلق خدا کا مقدمہ قبل اس کے کہ ان کو خلق کرے تاکہ اپنی حجّت ان ملائکہ پر تمام کرے۔ اس کے بعد کچھ خاک کو آب شور لے کر خاک میں ملایا اور فرمایا کہ تجھ سے جباروں، فرعونوں، عادیوں اور شیطان کے بھائیوں کو جو لوگوں کو جہنم کی طرف دبلائیں گے اور

ترجمہ، اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کرا لیا (یعنی ان سے پوچھا کہ) کیا تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے)۔ یہ اقرار اس لیے کرایا تھا کہ قیامت کے دن (کہیں یوں نہ) کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر ہی نہ تھی ﴿۱۷۲﴾ سورۃ الأعراف

جوان دبلائیں گے اور جو ان کی پیروی کرے ان کو پیدا کرو رنگا اور پرواہ نہیں کرو رنگا اور نہ ہی کسی کو یہ حق ہے کہ کوئی مجھ سے سوال کرے۔اور ان میں بداء کی شرط قرار دی کہ اگر چاہے ان کو اصحاب الیمین میں بدل دے اور چاہے اصحاب الشمال میں تغیر دیدے۔(بداء اس ارادے کو کہتے ہیں جو کسی امر پر مشروط ہو جس کے وجود میں آنے پر خدا اپنے ارادے کو اور حکم کو بدل دے۔ جیسے حضرت یونسؑ کی قوم پر عذاب کا ارادہ اور وعدہ جو مشروط تھا کہ اگر وہ قوم توبہ کرے گی تو عذاب نازل نہ کرو ونگا)۔ غرض دونوں قسم کی مٹیوں کو باہم ملا کر عرش کے سامنے ڈال دیا تو وہ دونوں مٹی کے چند ٹکڑے ہو گئے۔ پھر چار فرشتوں کو جو ہواؤں یعنی باد شمال، باد جنوب، باد صبا اور باد دبود پر موکل ہیں حکم دیا کہ ان مٹی کے ٹکڑوں پر ان ہواؤں کو چلائیں تو ان ٹکڑوں کو ایک دوسرے سے ٹکرا ٹکرا کر پارہ پارہ کیا اور اصلاح میں لائے، سودا و خون و صفرا و بلغم ان چاروں طبیعتوں کو ان میں جاری کیا۔ سودا باد شمال کے سبب سے بلغم باد صبا کے اثر سے صفرا باد دبور کی جہت سے اور خون باد جنوب کی تاثیر سے ہے۔ غرض آدمؑ کا بدن مستقل اور مکمل ہوا اور ایک حصّہ سودا کے حصّے میں ہے جس سے عورتوں کی اُلفت وامید و حرص کی زیادتی پیدا ہوتی ہے۔ ایک بلغم کے حصّہ میں ہے جس سے کھانے پینے، نیکی کرنے، عقلمندی اور مدارات کے خواہشات ہیں۔ ایک صفرا کے حصّہ میں ہے جس سے غصّہ، بیوقوفی، شیطانیت، جبر و سرکشی اور کاموں میں عجلت پیدا ہوتی ہے اور ایک حصّہ خون کے اثر میں ہے جس سے عورتوں کی محبت و محرمات کا ارتکاب اور شہوتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ غرض کہ آدمؑ کو خلق کیا اور وہ چالیس سال اسی صورت بستہ پر قائم رہے۔ پھر خدا نے ایک ملک کو حکم دیا کہ اس رُوح کو آدمؑ کے جسم میں پھونک دے۔ جب رُوح آپؑ کے دماغ میں پہنچی تو چھینک آئی تو آپؑ نے کہا "الحمدللہ" تو حق تعالیٰ نے خطاب کیا "یرحمک اللہ"۔

ترجمہ، جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں ﴿۷۱﴾ جب اس کو درست کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا ﴿۷۲﴾ تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ﴿۷۳﴾ مگر شیطان اکڑ بیٹھا اور کافروں میں (بقیہ اگلے صفحے پر)

ایک روایت کے مطابق جب آدمؑ کو خدا نے خلق کیا تو اپنے پاس کھڑا رکھا، اس وقت ان کو چھینک آئی تو خدا نے ان پر الہام کیا پھر انہوں اللہ کی حمد کی، تو اللہ نے اس حمد کی وجہ سے ان کو آگاہی دی کہ اے آدم، میں اپنے عزّت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ان دو بندوں کو آخر زمانے میں پیدا کرنا نہ چاہتا تو تم کو خلق نہ کرتا۔ آدمؑ نے کہا، پالنے والے ان بندوں کی اسی قدر و منزلت کا واسطہ ان کا نام بتلادے تو خطاب ہوا اے آدم عرش پر نظر کرو، جب اس طرف نظر کی تو دیکھا کہ دو سطروں میں نور سے عرش پر لکھا ہوا ہے، "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمدؐ پیغمبر رحمت ہیں اور علیؑ کلید بہشت ہیں" اور دوسری سطر میں لکھا ہے کہ میں نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی ہے جو شخص ان سے محبّت و دوستی کرے اُس پر رحم کرونگا اور جو شخص ان سے بغض وعداوت رکھے اس پر عذاب کروں گا۔

معتبر روایت سے منقول ہے کہ فرزندان آدمؑ ایک گھر میں جمع ہوئے اور بحث کی، کوئی کہتا تھا کہ ہمارے باپ آدمؑ بہترین خلق ہیں بعض لوگ کہتے تھے کہ ملائکہ مقرب ہیں اور بعض کا قول تھا کہ حاملان عرش ہیں۔ اسی اثناء میں ہبۃ اللہ داخل ہوئے ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ مشکل کے حل کرنے والے آگئے۔ جب وہ سلام کرکے بیٹھ گئے تو پُوچھا کہ کیا گفتگو کررہے تھے ان لوگوں نے بیان کیا تو ہبۃ اللہ نے فرمایا کہ ذرا صبر کرو میں ابھی آتا ہوں پس اپنے پدر بزرگوار حضرت آدمؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صورت حال سے آگاہ کیا تو حضرت آدمؑ نے کہا اے فرزند میں خداوند عالمین کے نزدیک کھڑا ہوا تھا تو ان سطروں کو عرش پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ "محمدؐ و آل محمدؐ بہترین خلق ہیں۔" حق تعالیٰ نے آدمؑ سے ان کی ذریت کو پیدا

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، ہو گیا ﴿٧٤﴾ (خدا نے) فرمایا کہ اے ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کے آگے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے منع کیا۔ کیا تو غرور میں آگیا یا اونچے درجے والوں میں تھا؟ ﴿٧٥﴾ بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں (کہ) تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اِسے مٹی سے بنایا ﴿٧٦﴾ فرمایا یہاں سے نکل جا تو مردود ہے ﴿٧٧﴾ (بقیہ اگلے صفحے پر)

کیااور آدمؑ کی پشت سے ان کو باہر لایا کہ اُن سے اپنی پروردگاری اور پیغمبری کا عہد لے تو سب سے پہلے جس پیغمبر کا اقرار لیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پھر آدمؑ کو ان کی ذریت دکھائی جو ذرّات کی شکل میں تھے جن سے آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدمؑ نے کہا کہ میری اُولاد کس قدر زیادہ ہے۔ پروردگارا تُونے تو ان کو ایک امر بزرگ کے لیے خلق فرمایا ہے پھر تو نے ان سے عہد و پیمان کس سبب سے لیا۔ فرمایا اس لئے کہ میری عبادت کریں اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں اور میرے پیغمبروں پر ایمان لائیں اور ان کی پیروی کریں۔ عرض کی خداوندا ان ذرّوں میں سے بعض بہت بڑے ہیں۔ بعض زیادہ نورانی ہیں۔ بعض کم اور بعض میں بالکل نور نہیں ہے۔ اس کا سبب کیا ہے۔ فرمایا کہ ان کو اس لئے خلق کیا ہے کہ ہر حال میں ان کا امتحان لوں۔ آدمؑ نے عرض کی کہ اگر ان کو برابر برابر ایک مقدار، ایک طبیعت، ایک خلقت، ایک رنگ، ایک عمر اور ایک روزی پر خلق کرتا تو البتہ بعض پر بعض ظلم نہ کرتے اور اُن میں حسد، دشمنی اور اختلاف کسی معاملہ میں نہ ہوتا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ میری برگزیدہ رُوح کے بارے میں تم نے کلام کیا اور اپنی طبیعت کی کمزوری کے سبب سے اس کے متعلق زبان کھولی جس کا تم کو علم نہیں ہے۔ میں خالق علیم ہوں اپنے علم کی بنا پر ان کی خلقت میں اختلاف قرار دیا ہے۔ میری مشیت میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور ہر ایک کی بازگشت میری تقدیر و تدبیر کی طرف ہے اور میری خلقت میں تبدیلی نہیں ہے۔ اور جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں نے بہشت کو اس کے لئے بنایا جو ان میں سے میری عبادت و فرمانبرداری اور میرے رسولوں کی پیروی کرے گا۔ اور دوزخ کو اس کے لئے پیدا کیا جو کافر ہو گا، میری معصیت اور میرے رسولوں کی نافرمانی کرے گا اور ان کی مجھے پرواہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت (پڑتی) رہے گی ﴿۷۸﴾ کہنے لگا کہ میرے پروردگار مجھے اس روز تک کہ لوگ اٹھائے جائیں مہلت دے ﴿۷۹﴾ فرمایا کہ تجھ کو مہلت دی جاتی ہے ﴿۸۰﴾ اس روز تک جس کا وقت مقرر ہے ﴿۸۱﴾ کہنے لگا کہ مجھے تیری عزت کی قسم میں ان سب کو بہکاتا رہوں گا ﴿۸۲﴾ سوا ان کے جو تیرے خالص بندے (بقیہ اگلے صفحے پر)

نہیں ہے۔ میں نے تم کو تمہاری ذریت واولاد کو پیدا کیا بغیر اس کے کہ تمہاری یاان کی مجھے کوئی حاجت ہو۔ اور تم کو اور ان سب کو اس لئے خلق کیا ہے کہ آزمائش کروں کہ تم میں سے کون دنیا وی زندگی میں سب سے زیادہ نیک کردار ہے۔ اسی لئے میں نے دُنیاو آخرت، موت و حیات، اطاعت و معصّیت اور بہشت و دوزخ کو پیدا کیا ہے۔ اور ایسا ہی ارادہ کیا ہے اپنی تقدیر و تدبیر کے ساتھ اور اپنے اس علم کے سبب سے جو اس کے تمام احوال پر محیط ہے۔ میں نے اُن کی صورتیں، اُن کے اجسام، ان کے رنگ، اس کی عمریں، ان کی روزی، اطاعت و معصیّت کو مختلف قرار دیا۔ اس میں شقی و سعادت مند، بینا و نابینا، کوتاہ و بلند، خوبصورت و بدصورت، عقلمند و نادان، مالدار و پریشان حال، فرمانبردار و نافرمان، بیمار و تندرُست بنائے۔ بہت سے دردوں میں مبتلا ہوں گے اور اکثر وہ ہیں جن کو کوئی درد نہ ہوگا۔ تاکہ تندرست بیمار کو دیکھ کر میری حمد بجالائے اس لئے کہ اس کو عافیت بخشی ہے اور بیمار تندرست کو دیکھ کر مجھ سے سوال و دُعا کرے تاکہ اُسے صحت عطا کروں۔ اور میری بلاؤں پر صبر کرے تاکہ اسے ثواب مرحمت کروں اور اس کے درجے بلند کروں۔ اسی طرح مالدار پریشان حال کو دیکھ کر میرا شکر و حمد بجالائے اور محتاج مالدار کو دیکھ کر مجھ سے دُعا و سوال کرے اور مومن کافر کو دیکھ کر میری حمد بجالائے اس لئے کہ میں نے اس کی ہدایت کی ہے اس لئے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے تاکہ اس کا امتحان لوں خوشحالی و بدحالی اور اس عافیت میں جو ان کو میں نے بخشی ہے اور ان بلاؤں کے ذریعہ سے جن میں ان کو مبتلا کروں گا اور اس نعمت کے ساتھ جو ان کو عطا کروں گا اور ان چیزوں کے ذریعہ سے جن سے ان کو منع کروں گا۔ میں ہوں بادشاہ و قادر، اور میرے لئے ہے کہ ان چیزوں کو جو مقدر کر چکا ہوں جاری کروں جس طرح کہ تدبیر کر چکا ہوں۔ اور میرے لئے ہے کہ تغیّر دوں اپنی تقدیر میں ان چیزوں کو ان چیزوں میں جن میں چاہوں اور مقدم کروں جن کو مؤخر کر چکا ہوں اور پیچھے کر دوں اس کو جسے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، ہیں ﴿۸۳﴾ فرمایا سچ (ہے) اور میں بھی سچ کہتا ہوں ﴿۸۴﴾ کہ میں تجھ سے اور جو ان میں سے تیری پیروی کریں گے سب سے جہنم کو بھر دوں گا ﴿۸۵﴾ سورۃ ص

آگے کر چکا ہوں۔ میں ہو وہ خدا کہ جو کچھ چاہوں کر سکتا ہوں۔ اور کسی کو مجال نہیں ہے کہ مجھ سے میرے ان افعال میں سوال کرے لیکن میں اپنی مخلوق سے سوال کروں گا جو کچھ وہ کریں گے۔

پس جب آدمؑ کو خلق کر دیا تو ملائکہ سے کہا کہ ان کے لئے سجدہ کریں۔ سب نے سجدہ کیا پھر آدمؑ نے ملائکہ کو سلام کیا اور کہا کہ "اسلام علیکم ورحمۃ اللہ" تو ملائکہ نے جواب میں کہا "وعلیکم اسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" تو حق تعالی نے فرمایا کہ یہ سلام تمہارے اور تمہاری ذریّت کے لئے قیامت تک سنت رہے گا۔ بس ابلیس نے سجدے سے انکار کیا اور تکبّر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ جب شیطان سے یہ پُوچھا کہ تجھ کو کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جب کہ میں نے یہ حکم دیا تھا، اُس نے کہا کہ میں اس بشر کو سجدہ کیوں کروں جس کو تونے کثیف مٹی سے پیدا کیا اور میں اس سے بہتر ہوں، مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا ہے۔ پس خدا نے فرمایا کہ نکل جا بہشت سے تُونے تکبّر کیا تیری مقام آسمان پر یا بہشت میں نہیں ہے۔ پس دُور ہو کیونکہ تو بے شک راندہ درگاہ اور ذلیل و خوار ہے اور تجھ پر قیامت تک عالمین کی لعنت ہے۔ شیطان نے کہا، پروردگارا کیا تو مجھے میرے عمل کے ثواب سے محروم فرماتا ہے حالانکہ تو عادل ہے اور کبھی ظلم نہیں کرتا۔ فرمایا کہ جو کچھ تو اپنے عمل کے ثواب کا عوض میں چاہیے مجھ سے امور دنیا سے مانگ لے میں تجھ کو عطا کر دوں گا۔ اس نے پہلی چیز قیامت تک کی زندگی اور مہلت طلب کی۔ فرمایا جا تجھ کو مہلت دی گئی۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے فرزندان آدمؑ پر مسلط کر دے اور ایسا اختیار مجھے عطا کر کہ فرزندان آدم کے رگ وریشہ میں خون کے مانند جاری ہو سکوں، خدا نے فرمایا کہ یہ بھی قبول

ترجمہ، اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (نے نہ کیا) وہ جنات میں سے تھا تو اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہو گیا۔ کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو۔ حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں (اور شیطان کی دوستی) ظالموں کے لئے (خدا کی دوستی کا) برا بدل ہے ﴿۵۰﴾ سورۃ الکھف

کیا۔(ابلیس کا فرزندان آدمؑ پر کوئی اختیار نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالے اور خدا کے راستے سے گمراہ کرے)۔اس کے بعد اس نے کہا کہ اگر آدمؑ کو ایک فرزند ہو تو میرے لئے دو پیدا کیئے جائیں، میں ان کو یکھوں لیکن وہ مجھے نہ دیکھ سکیں، اور جس صورت پر چاہوں ان کے لئے مشکل بن سکوں ۔ فرمایا کہ تجھ کو یہ تمام اختیارات دیئے ، اس نے کہا کہ پرورگارا اور زیادہ عطا فرما۔ ارشاد ہوا کہ ان کے سینوں کو تیرا اور تیری ذریّت کا وطن اور منزل قرار دیا، پھر ابلیس نے کہا کہ بس پالنے والے اتنا کافی ہے۔ ابلیس کو ان تمام چیزوں کا مستحق اور اس قدر اختیارات حق تعالی نے صرف دو رکعت نماز کے عوض عطا فرمایا جسے اس نے آسمان پر چار ہزار سال میں تمام کی تھی۔ پھر ابلیس نے کہا کہ جب کہ تُو نے مجھ کو گمراہوں میں شمار کیا اور اپنی رحمت سے نااُمید کر دیا تو آدمؑ کی اُولاد کی تاک میں تیری راہ راست پر بیٹھو گا تا کہ ان کو گمراہ کروں اور اُن کے آگے ، پیچھے ، داہنے اور بائیں غرض ہر سمت سے اُن کی طرف آؤں گا اور قسم کھاتا ہوں کہ زمین میں گناہوں کو ان کی نظر میں زینت دوں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان بندوں کے جو مخلص ہیں۔ اُن میں سے اکثر کو اپنی نعمتوں پر تُو شُکر گزار نہ پائے گا۔ فرمایا کہ بہشت سے نکل جا۔ تو مردود ذلیل ہے۔ بیشک تجھ سے اور جو تیری پیروی کریں گا میں ان سے جہنم کو بھر دونگا۔ مگر اپنی سیدھی راہ کو اپنے ان بندوں پر ظاہر کروں گا جن پر تجھے ہر گز تسلط نہ ہو گا مگر یہ کہ گمراہوں میں جو تیری متابعت کرے گا۔ جب آدمؑ نے یہ دیکھا کہ شیطان میرے فرزندوں پر مسلّط ہو گا اور ان کی رگوں میں مانند خون کے جاری رہے گا تو حق تعالی سے مناجات کی کہ مجھے اور میرے فرزندوں کو تو کیا عطا فرمایئے گا؟ تو حق تعالی نے فرمایا کہ تجھ اور تیرے فرزندوں کے لئے یہ مقرر کیا کہ ان کے ایک گناہ کو ایک، اور ایک نیکی کو دس کے برابر شمار کروں

ترجمہ، خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا ﴿۳۳﴾ ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے اور خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے ﴿۳٤﴾

سورۃ آل عمران

گا اور اگر کسی گناہ کا قصد کرے گا تو وہ لکھا نہ جائے گا، اس کے برعکس اگر وہ صرف نیکی کا ارادہ کرے اور نیکی نہ کرے پھر بھی اس کے لئے ثواب لکھا جائے گا۔ کہا پروردگارا اور زیادہ کر۔ فرمایا کہ ان کی توبہ قبول کروں گا، یہاں تک کہ جان ان کے حلق تک پہنچے عرض کی بارالہا اور زیادہ عطا فرما۔ ارشاد ہوا ان کے گناہوں کو بخش دوں گا اور ان کی برائیوں کی پرواہ نہ کروں گا آدمؑ نے کہا بس میرے لئے کافی ہے۔ منقول ہے کہ سب سے پہلے جو کفر خدا کے ساتھ کیا گیا وہ شیطان نے کیا اور وہ کافر ہوا۔ اسی طرح سب سے پہلے زمین پر جو حسد کیا گیا وہ قابیل نے حضرت ہابیلؑ پر کیا۔ اور سب سے پہلے جو حرص کام میں لایا گیا آدمؑ کا حرص تھا کہ بہشت کی نعمتوں کی زیادتی کے ساتھ ممنوعہ درخت میں سے کھایا اور ان کے حرص نے ان کو بہشت سے باہر کیا۔ اور وہ زمین کا پہلا ٹکڑا جس پر خدا کی عبادت کی گئی پشت کوفہ تھا جو نجف اشرف ہے جب کہ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں تو فرشتوں نے اسی جگہ سجدہ کیا۔ اور شیطان کو اس دن تک کی مہلت دی جس روز کہ حضرت رسول خدا رجعت میں اس کو ایک پتھر کے نیچے ذبح کریں گے جو بیت المقدّس میں ہے۔

مذکور ہے کہ منافقوں نے خدمت جناب رسالتمآب ﷺ میں عرض کی کہ علیؑ افضل ہیں یا ملائکہ مقربین؟ فرمایا کہ ملائکہ خدا نے محمدؐ و علیؑ کی دوستی اور ان کی ولایت کے قبول کرنے کے سبب سے شرف پایا ہے اور بے شبہ محبّان علیؑ میں سے جس نے اپنے دل کو مکر و فریب، بغض و کینہ اور دیگر گناہوں سے پاک کیا تو وہ بھی ملائکہ سے زیادہ پاک و بہتر ہیں اور خدا نے ملائکہ کو آدمؑ کے سامنے سجدہ کا اس لئے حکم دیا کہ وہ اپنی دانست میں سمجھ چکے تھے کہ جو مخلوق اس کے بعد دُنیا میں آئے گی اُس سے وہ ملائکہ دین و فضل میں بہتر ہوں گے، تو خدا نے اُن پر ظاہر کر دیا کہ انہوں نے اپنے گمان و اعتقاد میں غلطی کی ہے لہٰذا آدمؑ کو خلق کیا اور تمام تعلیم

ترجمہ، عیسیٰ کا حال خدا کے نزدیک آدم کا سا ہے کہ اس نے (پہلے) مٹی سے ان کا قالب بنایا پھر فرمایا کہ (انسان) ہو جا تو وہ (انسان) ہو گئے ﴿۵۹﴾

دے کر ان کا اور ملائکہ کا امتحان لیا۔ پھر آدمؑ اور اُن کی ذرّیت کو جو رسولؐ اور اس کے برگزیدہ بندے اور سب سے افضل واعلےٰ محمدؐ تھے، ان کے بعد اُن کی آل، پھر اُن کی اُمت میں سے نیک لوگوں کو بہشت سے باہر لائے اور اُن کو پہچنوایا کہ یہ لوگ تم (ملائکہ) سے افضل ہیں، بے شک یہی لوگ ان تکالیف شاقہ کے متحمل ہوں گے جو ان کو لازم کی گئی ہیں اور شیاطین کے مددگاروں سے متعرّض ہونے اور نفس امّارہ سے مجاہدہ کرنے میں، عیال کے بار کی تکلیف برداشت کرنے، روزی حلال طلب کرنے اور دُنیا والوں سے بے پرواہ رہیں گے۔ خطروں کی شدت، ڈاکوؤں، چوروں، دشمنوں اور ظالم بادشاہوں کے خوف اور اُن مصیبتوں سے جو اُن کو گلیوں، ناہموار زمینوں اور پہاڑوں کے خطرناک راستوں میں اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے حلال روزی حاصل کرنے میں پیش ہوں گی۔ اپنی ذات کو مشقت میں ڈالیں گے اور ان مصائب وآلام سے مرنے کے بعد رہائی پائیں گے۔ شیاطین سے قتال کریں گے اور ان کو دفع کریں گے، اپنے نفسوں کے ساتھ جہاد کریں گے، اپنی خواہشات سے اُن مکروہات کو دفع کرنے میں جو کچھ خدا نے اُن میں ترکیب دی ہے مثل شہوت مجامعت، عزّت وریاست، کھانے، پہننے، فخر وغرور، ابلیس لعین وغیرہ کے اور اس کے مددگاروں کی شدّت اور بلاؤں کے برداشت کرنے میں مثل ان وسوسوں کے جو وہ شیاطین اُن کے دلوں میں ڈالیں گے اور خیالات فاسدہ جو ان کے قلوب میں پیدا کریں گے، اور دشمنان خدا کی طعن وطنز، سازشیں اور ظالموں کی زبان سے دوستان خدا پر گالیاں سُننے اور شدّتوں پر جو اُن کو اپنی طلب روزی کے لئے سفر کرنے میں پہنچیں گی، صبر کرنے میں اور اپنے دین کے دشمنوں سے بھاگنے میں اور طلب منافع میں جو اُن کو مخالفین دین سے حاصل کرنا

ترجمہ، اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔ بولا کہ بھلا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے ﴿۶۱﴾ (اور ازراہ طنز) کہنے لگا کہ دیکھ تو یہی وہ ہے جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں تھوڑے سے شخصوں کے سوا اس کی (تمام) اولاد کی جڑ کاٹتا رہوں گا ﴿۶۲﴾ (بقیہ اگلے صفحے پر

ضروری ہوگا۔ خدانے فرمایا کہ اے میرے فرشتوں تم ان تکلیفوں اور خواہشوں سے بری ہو۔ نہ شہوت جماع تم کو حرکت میں لاتی ہے اور نہ کھانے پینے کی خواہش تم کو کسی گناہ پر اُبھارتی ہے۔ نہ دشمنان دین و دُنیا کا خوف تمہارے دلوں میں تصّرف کرتا ہے نہ شیطان ملکوت آسمان و زمین میں تم کو گمراہ کرنے میں مشغول ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے اپنی عصمت کے سبب سے تمہاری محافظت کی ہے۔ اے فرشتوں ان میں سے جس نے میری اطاعت کی اور ان آفتوں، پریشانیوں اور بلاؤں میں اپنا دین قائم رکھا تو وہ میری حجت کی راہ میں چند چیزوں کا متحمل ہوا جس کے تم متحمل نہیں ہو سکتے، اور مجھ سے نزدیک ہونے میں کوشش کی اور اُن محنتوں کے سبب سے جو تم کو نہیں کرنا پڑی۔ خدا نے اپنے فرشتوں کو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیعیان امیر المومنینؑ اور اُن کے جانشینوں کے نیک لوگوں کی فضیلت کو پہچنوایا اور ان کا اپنے معبود کی محبّت کی راہ میں سختیوں اور بلاؤں کا برداشت کرنا بیان کیا جس کے ملائکہ متحمل نہیں ہو سکتے اور ذریّت آدمؑ کے پرہیز گاروں کو ملائکہ پر فضیلت میں امتیاز اور اقرار کردیا۔ اس سبب سے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں لیکن یہ سجدہ عبادت کا سجدہ نہ تھا بلکہ خدا کی جانب سے آدمؑ کے لئے ایک رحمت تھی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے عطا ہوئی جو ان سے افضل ہیں۔ خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجی اپنے جبروت میں اور سب کے سب فرشتوں نے بھی صلوات بھیجی اور مومنوں کو حکم دیا کہ ان پر صلوات بھیجیں۔ پس سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جس نے انکار کیا حالانکہ ابلیس ہمیشہ فرشتوں کے ساتھ خدا کی عبادت کرتا تھا لیکن خدا نے اس کا امتحان سجدہ آدمؑ سے لیا مگر اس نے انکار کیا اور کہا کہ اگر تو مجھے آدمؑ کے سامنے سجدے سے معاف رکھے تو میں تیری ایسی عبادت کروں گا کہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ) خدا نے فرمایا (یہاں سے) چلا جا۔ جو شخص ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی جزا جہنم ہے (اور وہ) پوری سزا (ہے) ﴿۶۳﴾ اور ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکاتا رہ۔ اور ان پر اپنے سواروں اور پیاروں کو چڑھا کر لاتا رہ اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ۔ اور شیطان جو وعدے (بقیہ اگلے صفحے پر)

کسی ملک مقرب اور پیغمبر مرسل نے نہ کی ہوگی، لیکن حق تعالی نے فرمایا کہ مجھے تیری عبادت کی ضرورت نہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میری ایسی عبادت کی جائے جو مجھے پسند ہے۔ مگر ابلیس اپنے تکبّر اور سرکشی کی بناپر قائم رہا اور اس کا غرور کافروں کا غرور تھا۔ جبکہ ملائکہ نے خدا کے انوار کے لئے اپنے عجز کا اظہار کیا اور اپنی پیشانیوں کو زمین پر رکھ کر آدمؑ کے سامنے سجدہ کیا، تو یہ سجدہ آدمؑ کے لئے نہ تھا بلکہ آدمؑ تو اُن کے قبلہ تھے اور فرشتوں نے سجدہ خدا کے لئے کیا۔ خدا نے حکم دیا تو ان کی جانب فرشتوں نے اُن کی تعظیم و بزرگی کے لئے سجدہ میں رُخ کیا۔ کیونکہ خدا کے سوا کسی اور کے لئے سجدہ کرنا کسی کو سزاوار نہیں۔ اگر سوائے خدا کے کسی کے لئے سجدہ کا حکم ہوتا تو بے شک اُن آئمہ کے لئے ہوتا جنہوں نے حقوق خدا کے اظہار کی تصریح کے سبب سے بلائیں اور تکلیفیں برداشت کی ہیں اور اُن مصیبتوں کی وجہ سے جو ہمارے حق کے سبب سے اُن پر ظاہر ہوئیں اُنہوں نے روگردانی نہیں کی۔ جیسا کہ امام حسینؑ اور اُن لوگوں کا جو ان کے ساتھ تھے امتحان لیا گیا اُس لشکر شقاوت اثر کے ذریعہ سے جس نے اُن کو شہید کیا اور اُن کے سرہائے مبارک کو اپنے ساتھ لے گئے اس وقت امام مظلومؑ نے اپنے لشکر سے فرمایا کہ میں نے اپنی بعیت تم لوگوں سے اُٹھالی۔ لہذا تم لوگ اپنے عزیزوں، دوستوں اور اپنے اپنے قبیلوں کے پاس چلے جاؤ۔ اور اپنے مردان اہلبیت سے فرمایا کہ تم پر اپنی جُدائی میں نے حلال کردی کیونکہ تم لوگ اس جماعت سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ یہ لوگ تم سے کہیں زیادہ ہیں اور اُن کی قوت وارادہ بھی تم سے زیادہ ہے۔ اور صرف میں اُن کا مقصود ہوں، ان کو دوسروں سے کوئی غرض وواسطہ نہیں ہے۔ مجھ کو ان میں چھوڑ دو کہ حق تعالیٰ میری مدد کرے گا اور اپنی نگاہ کرم سے مجھے محروم نہ رکھے گا جیسا کہ خدا کی عادت ہمارے گذرے ہوئے پاک لوگوں یعنی پیغمبروں اور وصیوں کے بارے میں رہی ہے یہ سُنکر آپ کے لشکر سے بہت سے لوگ جدا ہوگئے اور حضرت کے قریبی رشتہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، ان سے کرتا ہے سب دھوکا ہے ﴿۶۴﴾ جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں۔ اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار کارساز کافی ہے ﴿۶۵﴾ سورۃ الاسراء

داروں نے چلے جانے سے قطعی انکار کیااور کہا کہ ہم تو آپ سے ہر گز جدا نہ ہوں گے۔ ہم کو وہی تکلیفیں ہوں گی جو آپ پر ہوں گی اور وہی صدمہ پہنچے گا جو آپ کو پہنچے گا۔ خدا کی بارگاہ میں ہماری قدر منزلت اسی میں ہے کہ ہم ہر حال میں آپ کی خدمت میں رہیں۔ حضرت سیّد الشہداء نے فرمایا کہ اگر اپنی جانوں کو تم لوگ اُس پر چھوڑ چکے ہو جس پر میں نے چھوڑ رکھا ہے تو سمجھ لو کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو اُن مراتب سے جو مجھ پر سہل ہو گئے ہیں۔ باجود ہ ان کے تکلیفوں کا برداشت کرنا ضروری ہے لیکن تمہارے لئے بھی خدا کی کرامتوں میں حصّہ ہے یہ سمجھ لو کہ دُنیا شیریں و تلخ ان چند باتوں کی طرح ہے جن کو کہ کوئی شخص خواب میں دیکھے اور بیداری آخرت میں ہے۔ اور کامیاب وہ ہے جو آخرت میں کامیاب ہو، اور بدبخت وہ ہے جو آخرت میں محروم و شقی رہے۔ اے ہمارے شیعوں، دوستوں اور طرفداروں کے گروہ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو اپنے سب سے پہلے امر کی خبر دوں تا کہ تم پر اُن سختیوں کا برداشت کرنا آسان ہو جائے جو کچھ تم نے اپنے اُوپر قرار دے لیا ہے؟ سب نے عرض کی ہاں یابن رسول اللہ ارشاد فرمائیے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ بیشک جب حق تعالیٰ نے آدمؑ کو خلق کیا اور اُن کو دُرست کیا اور تمام چیزوں کے نام اُن کو سکھا دیئے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہیں اور ملائکہ سے بلند تر ہیں اور یہ آدمؑ سے دو ہزار سال قبل پردہ عرش میں تھے اور خدا کی تسبیح کرتے تھے اور ملائکہ یہ تسبیح سن کر اسی طرح سے خدا کی تسبیح کرتے تھے۔ پس اُن کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا اور ان کے پانچوں جسموں کو آدمؑ کی پشت میں قرار دیا۔ تو انہوں نے ایک نور عظیم اپنی پشت سے جلوہ گر دیکھا، حالانکہ اُن کے انوار مقدّسہ تمام آفاق آسمان و عرش و کرُسی کے حجابات میں ضیا بخش تھے، آدمؑ نے عرض کی پروردگارا یہ انوار کون ہیں خدا نے فرمایا کہ یہ چند اجسام ہیں جن کو میں نے بہترین جگہ اپنے عرش

ترجمہ، اے آدم کی اولاد ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ﴿۶۰﴾ اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا۔ یہی سیدھا رستہ ہے ﴿۶۱﴾ اور اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ ﴿۶۲﴾ سورۃ یٰس

سے تمہاری پشت میں منتقل کیا ہے پھر جب یہ انوار ان کی پشت سے نکل کر عرش پر چمکنے لگے اور وہاں ہمارے جسموں کے انوار کی صورتیں چھپ گئیں جس طرح سے کہ انسان کا چہرہ آئینہ میں صاف طور سے نمایاں ہوتا ہے تو آدمؑ سے کہا کہ یہ بہتری مخلوقات اور میرے پیدا کیے ہوؤں کے جسم ہیں۔ یہ محمد ہے اور میں حمید محمود ہوں، جو کچھ کروں یعنی مخلوقات کیلئے میرا ہر فعل قابل حمد ہے۔ اسی لئے اپنے نام سے ایک نام مشتق کیا۔ اور یہ علی ہے اور میں اعلیٰ و اعظیم ہوں۔ اس کے لئے بھی اپنے ناموں میں سے ایک نام کا اشتقاق کیا اور یہ فاطمہ ہے اور میں فاطر یعنی آسمان و زمین کو نور سے پیدا کرنے والا۔ یہ فاطمہ قیامت میں میرے دُشمنوں کو میری رحمت سے علیٰحدہ کرنے والی ہے اور میرے دوستوں سے عیوب اور بُرائی کو الگ کرنے والی ہے۔ اس کے لئے بھی ایک نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا۔ اور یہ حسن و حسین ہیں اور میں محسن ہوں۔ مجملاً ان کے لئے بھی اپنے ناموں میں سے نام مشتق کئے۔ یہ لوگ میری مخلوق میں برگزیدہ ہیں اور میرے بندوں میں سب سے گرامی ہیں۔ انہی کے ذریعہ سے اپنی عبادت قبول کروں گا اور بندوں کو بخشوں گا۔ اور عذاب کو ثواب عطا کروں گا۔ اے آدمؑ ان کے ذریعہ سے میری طرف توسّل اختیار کرو اور اگر تم سے کوئی مکروہ امر صادر ہو جائے تو ان کو میری بارگاہ میں شفیع قرار دو کیوں کہ میں نے اپنے حق کی قسم کھائی ہے کہ ان کے ذریعہ سے کسی امیدوار کو ناامید نہ کروں گا اور کسی سائل کو جو ان کی شفاعت کے ذریعہ سے سوال کرے گا واپس نہ کروں گا۔ جب آدمؑ سے ترک اولے صادر ہوا تو انہوں نے ان اجسام مطہرہ کا ظرف قرار دیا ہے کہ جن کے انوار تمام آفاق کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان کے ذریعہ سے التجا کی اور ان کی توبہ قبول ہوئی۔ چونکہ یہ خلائق انوار الٰہی پر مشتمل ہے یعنی یہ لوگ بہترین مخلوقات ہیں۔

ترجمہ، اور ہم ہی نے تم کو (ابتدا میں مٹی سے) پیدا کیا پھر تمہاری صورت شکل بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا آدم کے آگے سجدہ کرو تو (سب نے) سجدہ کیا لیکن ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا ﴿۱۱﴾ (خدا نے) فرمایا جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو کس چیز نے (بقیہ اگلے صفحے پر)

جب حق تعالیٰ نے ابلیس کو اس کی نافرمانی کے سبب سے لعنت کی اور ملائکہ کو اپنی اطاعت اور سجدہ آدمؑ کے سبب سے گرامی رکھا تو حکم دیا کہ آدمؑ و حواؑ کو بہشت میں لے جائیں اور فرمایا کہ اے آدمؑ تم اور تمہاری زوجہ بہشت میں سکونت اختیار کرو اور مرغوب بہشت سے جو کچھ چاہو بغیر محنت و مشقت کے کھاؤ، مگر اس درخت کے قریب مت جانا جو علم محمدؐ و آل محمدؐ کا درخت ہے اور حسد سے نظر نہ کرنا کیونکہ ان بزرگوروں کو اس علم کے ساتھ اپنی تمام مخلوقات میں سے منتخب و مخصوص کیا ہے سوائے ان کے کوئی اس درخت سے نہ کھائے گا۔ جب علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ (صلوٰۃ اللہ علیہم) نے اپنے کھانوں کو مسکین و یتیم و اسیر کو بخش دیا اور خود تین دن کے روزے سے ہونے کے بعد جو کچھ بمع رسُول خداؐ کے تناول فرمایا وہ اسی درخت سے تھا جس کی جزا میں خدا نے ان کی شان میں سورہ ہل اتی نازل فرمایا اور ان کے لئے بہشت سے مائدہ بھیجا انہوں نے جب اس بعام سے تناول کیا پھر ان لوگوں کو کبھی بھوک اور پیاس تعب و مشقت کا احساس نہیں ہوا اور وہ درخت بہشت کے تمام درختوں میں ممتاز تھا کیونکہ بہشت کے ہر قسم کے درختوں میں ایک ہی قسم کا میوہ اور پھل ہوتا ہے اور اس درخت میں جو کچھ اس کے جنس سے تھی مثل گندم، انگور، انجیر، عناب اور تمام قسم کے میوے اور کھانے تھے لہٰذا علماء نے جب اس درخت کا ذکر کیا ہے اس میں اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ گندم تھا بعض نے انگور اور بعض نے عناب بیان کیا ہے۔ حق تعالیٰ نے آدمؑ سے فرمایا کہ اس درخت کے قریب مت جانا ایسا نہ ہو کہ فضیلت درجہ محمدؐ و آل محمدؐ کی خواہش کرو اس لئے کہ خدا نے ان کو ان مراتب سے تمام مخلوق میں مخصوص کیا ہے اور جو شخص اس درخت سے بہ حکم خدا کھائے گا۔ اس کو علم اولیّن و آخرین الہام کیا جائے گا بغیر کسی سے سیکھے اور جو شخص بغیر مرضی خدا اپنی خواہش سے کھائے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، تجھے سجدہ کرنے سے باز رکھا۔ اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے ﴿۱۲﴾ فرمایا تو (بہشت سے) اتر جا تجھے شایاں نہیں کہ یہاں غرور کرے پس نکل جا۔ تو ذلیل ہے ﴿۱۳﴾ اس نے کہا (بقیہ اگلے صفحے پر)

گا محروم و ناامید ہوگا اور خدا کی نافرمانی کرے گا۔ شیطان نے ان کو اپنے مکر و فریب کے ساتھ بہشت سے نکالنے کی کوشش میں بہکانا شروع کیا اور کہا کہ خدا نے تم دونوں کو اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ تم دونوں فرشتے نہ ہو جاؤ یعنی اگر اس کو کھالوگے تو غیب کی باتوں کو سمجھوگے اور اس پر قادر ہو جاؤ گے جس پر کہ وہ شخص جسے خدا نے قدرت سے مخصوص کیا ہے۔ یا ان میں سے ہو جاؤ گے جو ہمیشہ زندہ رہیں گے اور کبھی نہ مریں گے اور قسم کھائی کہ بیشک میں تمہارے لئے خیر خواہ ہوں۔ کیونکہ شیطان سانپ کے دہن میں تھا جس نے اس کو بہشت میں داخل کیا تھا۔ سانپ بہشت میں سب حیوانوں سے بہتر تھا اور حضرت آدمؑ یہ خیال کر رہے تھے کہ سانپ ان سے گفتگو کر رہا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ شیطان اس کے مُنہ میں پوشیدہ ہے لیکن پھر بھی آدمؑ نے یہ کہہ کر ردّ کر دیا کہ اے سانپ یہ ابلیس کا فریب ہے کیونکر ہمارا پروردگار ہم سے خیانت کرے گا اور کس طرح تو قسم کھانے میں خدا کی تعظیم کرتا ہے حالانکہ اس کو خیانت سے نسبت دیتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ جو کچھ ہمارے لئے بھلائی تھی خدا نے اختیار نہیں کیا حالانکہ وہ تمام کریموں سے زیادہ کریم ہے اور کیونکر میں اس فعل کے ارتکاب کا قصد کروں جس سے میرے پروردگار نے مجھے منع فرمایا ہے۔

غرض آدمؑ کو فریب دینے سے شیطان مایوس ہوا تو دوسری مرتبہ پھر سانپ کے دہن میں بیٹھ کر جنّت میں گیا اور بی بی حوّاؑ سے مخاطب ہوا اس طرح کہ انہوں نے گمان کیا کہ سانپ ان سے ہم کلام ہے اور کہا اے حوّاؑ جس درخت کو خدا نے تم پر حرام کیا تھا اب حلال کر دیا چونکہ اس نے یہ سمجھ لیا کہ تم نے اس کی اچھی طرح اطاعت کی اور اس کے حکم کی تعظیم کی جو ملائکہ اس درخت پر موکل ہیں اور حیوانات کو اس کے قریب نہیں آنے دیتے، اگر تم اس

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کہ مجھے اس دن تک مہلت عطا فرما جس دن لوگ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے ﴿۱۴﴾ فرمایا (اچھا) تجھ کو مہلت دی جاتی ہے ﴿۱۵﴾ (پھر) شیطان نے کہا مجھے تو تُو نے ملعون کیا ہی ہے میں بھی تیرے سیدھے رستے پر ان (کو گمراہ کرنے) (بقیہ اگلے صفحے پر)

درخت کا قصد کروگی تو تم کو نہیں منع کریں گے لہٰذا سمجھ لینا کہ تم پر یہ حلال ہوگیا ہے اور اگر تم آدمؑ سے پہلے کھالوگی تو ان پر مسلّط ہو جاؤ گی اور ان پر حاکم بن جاؤ گی۔ حوّاؑ نے کہا کہ میں اس کا تجربہ کرتی ہوں پھر اس درخت کی طرف رُخ کیا ملائکہ نے چاہا کہ ان کو ہٹائیں تو حق تعالیٰ نے ان کو وحی فرمائی کہ حربہ سے اس کو دفع کیا جاتا ہے جو عقل نہ رکھتا ہو لیکن جس کو میں نے تمیز و عقل کی طاقت دی ہے اور اس کو مختار بنایا ہے تو اس کو اس کی عقل پر چھوڑ، جسے میں نے اس پر حجّت قرار دی ہے اگر میری اطاعت کرے گا تو میرے ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر میری نافرمانی اور مخالفت کرے گا میرے عذاب اور جزا کا سزاوار ہوگا۔ یہ سُن کر ان ملائکہ نے چھوڑ دیا اور متعرض نہیں ہوئے تو حوّاؑ نے سمجھا کہ حق تعالیٰ نے ملائکہ کو ان کے منع کرنے سے روک دیا ہے اس لئے کہ درخت حلال کر چکا ہے اور سانپ سچ کہتا ہے پھر اس درخت کا پھل کھایا اور کوئی تغیّر اپنی ذات میں نہ پایا تو آدمؑ سے پوری کیفیت بیان کی اس سبب سے آدمؑ نے فریب کھایا اور اس درخت کا پھل کھالیا تو اس کا اثر ہوا اور شیطان نے اپنے فریب و وسوسہ سے ان کو ڈگمگایا اور ان کو اس مقام سے باہر کرا دیا اور ان کی شرمگاہیں جو پُوشیدہ تھیں اور ایک دوسرے پر ظاہر نہ تھیں وہ ظاہر ہو گئیں یعنی جنت کے کپڑے ان کے بدنوں سے علیٰحدہ ہوگئے اور ان کی شرمگاہ کھل گیئں۔ پس بہشت کے درختوں کی پتیاں لے کر اپنی شرمگاہوں کو ڈھانکتے تھے۔ اُس وقت اُن کے پروردگار نے ان کو آواز دی کہ کیا ہم نے تم سے پہلے عہد نہ لیا تھا؟ اور تم کو اس درخت کا پھل کھانے سے میں نے منع نہیں کیا تھا اور یہ نہیں کہا تھا کہ شیطان تمہارا دُشمن ہے؟ عرض کی پروردگارا ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تُونے رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوں

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کے لیے بیٹھوں گا ﴿۱۶﴾ پھر ان کے آگے سے اور پیچھے سے دائیں سے اور بائیں سے (غرض ہر طرف سے) آؤں گا (اور ان کی راہ ماروں گا) اور تو ان میں اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا ﴿۱۷﴾ (خدا نے) فرمایا، نکل جا۔ یہاں سے پاجی، مردود جو لوگ ان میں سے تیری پیروی کریں گے میں (ان کو اور تجھ کو جہنم میں ڈال کر) تم سب سے (بقیہ اگلے صفحے پر)

گے۔ پس ابلیس نے ان کو بہکا کر ان کو بہشت سے نکلوایا تا کہ تعب و مشقت اور کسب و عمل میں مبتلا کریں اور بہشت کی آرام والی زندگی سے محروم کردے جہاں نہ بھوک ہے نہ پیاس، نہ برہنہ ہوگے اور نہ دُھوپ ہوگی۔ پھر آدمؑ و حواؑ اور سانپ و شیطان بہشت سے نیچے زمین پر اُتارے گئے اور ان کو بعض میں سے بعض کا دشمن قرار دیا، آدمؑ و حواؑ اور ان کی اولاد، شیطان و سانپ اور ان کی اولاد کے دشمن ہوں گے اسی طرح ابلیس وغیرہ آدمؑ و فرزندان آدمؑ کے دشمن ہوں گے۔ اور زمین کو ناپائیدار زندگی کے لئے محّل استقرار و اقامت قرار دیا جس میں یہ خوش و خرّم رہ گئے اور شب و روز تحصیل آخرت کو شش کریں گے، پس کیا کہنا ہے اس کا جو اپنی زندگی تحصیل آخرت میں صرف کرے۔ پس ہمارے مرنے کے وقت تک کے لئے زمین پر فائدے ہیں کیونکہ خدا زمین سے زراعت و میوہ جات کو پیدا کرتا ہے اور ہم کو ناز و نعمت کے ساتھ رکھتا ہے۔ اسی کے ساتھ بلاؤں کے ذریعہ سے ہمارا امتحان بھی لیتا ہے کبھی نعمات دُنیا سے ہم کو لذّت بخشتا ہے تا کہ ہم نعمات آخرت کو یاد کریں جو خالص اور پاک ہیں اس محنت و کوشش سے جو نعیم دُنیا سے عدم انقاع کا باعث ہے اور اس کو باطل کر دیتا ہے یعنی بغیر محنت و کوشش کے دُنیاوی نعمتوں سے نفع حاصل کرنا ممکن نہیں۔ لہٰذا آخرت کی خالص ابدی نعمت کے مقابلہ میں اس مشقّت و محنت سے آلودہ لذّت کو ترک کرو اور ذلیل و حقیر سمجھو اور کبھی دُنیاوی بلاؤں کے ذریعہ سے امتحان لیتا ہے، تا کہ ان سب سے آخرت کے ابدی عذاب سے محفوظ رکھے جس میں مطلق چین نہیں نہ اس میں راحت و رحمت واقع ہوتی ہے۔ اور وہ بلائیں طرح طرح کی نعمتوں سے بھی مخلوط ہوتی ہیں جو صاحبان بلا سے ان کی تکلیفیں دفع کرتی ہیں تو یہ ہے۔ پس تو پھر آدمؑ نے اپنے پروردگار سے چند

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، جہنم کو بھر دوں گا ﴿۱۸﴾ اور ہم نے آدم (سے کہا کہ) تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو سہو اور جہاں سے چاہو (اور جو چاہو) نوش جان کرو مگر اس درخت کے پاس نہ جاؤ ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے ﴿۱۹﴾ تو شیطان دونوں کو بہکانے لگا تا کہ ان کی ستر کی چیزیں جو ان سے پوشیدہ تھیں کھول دے اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے پروردگار نے اس درخت (بقیہ اگلے صفحے پر

کلمات سیکھے تاکہ ان کو پڑھا کریں، تو انہوں نے ان کو وظیفہ قرار دیا جن کے وسیلہ سے خدا نے ان کی توبہ قبول کی، بے شک وہ توبہ کا قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔ شیطان کا نیچے آنا بہشت کے اطراف میں سے تھا اس لئے کہ اُس پر بہشت میں داخل ہونا حرام تھا۔ یعنی اے آدمؑ و ابلیس اگر میری طرف سے تمہارے پاس اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کے پاس ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریگا۔ اس پر اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جب کہ مخالفت کرنے والے خوفزدہ ہوں گے اور وہ نہ اندوہناک ہوں گے اس وقت جس وقت کہ روگردانی کرنے والے اندوہناک ہوں گے۔ روایت کے مطابق خدا نے جمعہ کے روز بعد زوال آفتاب رُوح کو آدمؑ کے جسم میں پُھونکی اور اس رُوح کو دو ہزار سال پہلے خلق کیا تھا۔ پھر ان کی زوجہ کو پیدا کیا، اسی روز ان کو بہشت میں ساکن کیا اور انہوں نے بہشت میں اس روز چھ ساعت سے زیادہ قیام نہیں کیا یہاں تک کہ خدا کی معصیت کی اور خدا نے ان دونوں کو آفتاب غروب ہونے تک بہشت سے باہر کردیا۔ ان لوگوں نے رات بیرون بہشت بسر کی یہاں تک کہ صبح ہوئی۔ شیطان اس دن بہت خوش ہوا جب آدمؑ نے ممنوعہ درخت سے کھایا اور جبکہ وہ بہشت سے باہر ہوئے، شیطان چار موقعوں پر بہت زیادہ بیچین و مضطرب ہوا، پہلے جس وقت کہ ملعون ہوا، پھر جب زمین کی طرف نکالا گیا، اس کے بعد جس روز کہ محمدؐ مبعوث ہوئے، پھر جس وقت امّ الکتاب قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اس نے نفیر کی (نفیر اُس آواز کو کہتے ہیں جو خوشی و غم کے وقت ناک سے نکالتا ہے)۔ بس اگر آدمؑ سے غلطی نہ ہوتی تو کوئی بھی مومن ہرگز غلطی نہ کرتا، اور اگر حق تعالیٰ ان کی توبہ کو قبول نہ کرتا تو ہرگز کسی گناہگار کی توبہ قبول نہ ہوتی۔ اسی طرح روایت ہے کہ جو دانے آدمؑ اور بی بی حواؑ نے کھائے وہ اٹھارہ تھے جس میں سے بارہ دانے آدمؑ نے کھائے اور چھ بی بی

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، سے صرف اس لیے منع کیا ہے کہ کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ جیتے نہ رہو ﴿۲۰﴾ اور ان سے قسم کھا کر کہا میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں ﴿۲۱﴾ غرض (مردود نے) دھوکہ دے کر ان کو (معصیت کی طرف) کھینچ ہی لیا جب انہوں نے اس (بقیہ اگلے صفحے پر)

حوّاؑ نے کھائے۔ اور جس بہشت کے باغ میں آدمؑ تھے وہ دُنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھا، جس میں آفتاب وماہتاب طلوع ہوتے تھے۔

رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے پروردگار سے دُعا کی کہ آسمان پر آدمؑ سے اُن کی ملاقات کرادے۔ جب ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ آپؑ ہیں جن کو خدا نے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور اپنی برگزیدہ رُوح کو آپؑ کے جسم میں پھونکی، ملائکہ نے آپؑ کو سجدہ کیا، بہشت کو آپؑ کے لئے مُباح کیا اور ساکن کیا اور آپؑ سے بے واسطہ گفتگو کی۔ مگر ایک درخت سے منع کیا تو اس کے ترک کرنے پر آپؑ صبر نہ کرسکے اور شیطان کے بہکانے کی وجہ سے زمین پر بھیجے گئے اور ہم سب کو بہشت سے باہر نکلنے کا سبب بنے۔ تو حضرت آدمؑ نے جواب دیا کہ اے فرزند، اپنے باپ آدم کے ساتھ رعایت کرو اس معاملہ میں جو کچھ اس درخت کے بارے میں تمہارے باپ پر واقع ہوا۔ اے فرزند، میرا دُشمن میرے پاس مکر و حیلہ وفریب کے ساتھ آیا اور خدا کی قسم کھائی کہ اس مشورہ میں جو وہ میرے لئے مناسب سمجھتا ہے اور خیر خواہ کے طور پر مجھ سے کہا کہ اے آدمؑ میں تمہارے لئے غمگیں ہوں۔ میں نے پوُچھا کیوں؟ کہا اس لئے کہ مجھے تم سے اُلفت ہوگئی ہے۔ غم یہ ہے کہ تم اس مکان اور موجودہ حالت سے علیٰحدہ کردیئے جاؤگے اور اس مقام اور حال میں رکھے جاؤگے جس کو تم پسند نہیں کرتے۔ میں نے کہا اس کا علاج کیا ہے؟ اس نے کہا اس کا علاج تمہارے ہاتھ میں ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں وہ درخت بتلادوں کہ اس سے جو شخص کھالے گا ہرگز نہ مرے گا اور اسے ایسا ملک حاصل ہوگا جو کبھی فنا نہ ہوگا۔ تو تمؑ اور حوّاؑ دونوں اس درخت سے کھالو تاکہ ہمیشہ میرے ساتھ بہشت میں

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، درخت (کے پھل) کو کھالیا تو ان کی ستر کی چیزیں کھل گئیں اور وہ بہشت کے (درختوں کے) پتے توڑ توڑ کر اپنے اوپر چپکانے لگے اور (ستر چھپانے لگے) تب ان کے پروردگار نے ان کو پکارا کہ کیا میں نے تم کو اس درخت (کے پاس جانے) سے منع نہیں کیا تھا اور جتا نہیں دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے ﴿۲۲﴾ دونوں عرض (بقیہ اگلے صفحے پر)

رہو۔ پھر اس نے خدا کی جھوٹی قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اے موسیٰؑ میں نہیں جانتا تھا کہ خدا کی جھوٹی قسم بھی کوئی کھاتا ہے۔ میں نے اس کی قسم پر اعتماد کیا۔ یہ ہے میرا عذر۔ اے فرزند، مجھے آگاہ کرو کہ خدا نے جو کچھ تمہاری طرف بھیجا ہے (یعنی توریت) کیا اس میں میری خلقت سے قبل میری خطا کا تذکرہ پاتے ہو؟ موسیٰؑ نے کہا ہاں بہت زمانہ پہلے سے لکھی ہوئی تھی، پھر پوچھا میرا گناہ میری خلقت سے کتنے سال پہلے لکھا ہوا تم نے دیکھا؟ موسیٰؑ نے کہا، تیس سال قبل، آدمؑ نے کہا یہی کافی ہے۔ پھر حضرت رسولؐ نے تین بار فرمایا کہ آدمؑ کی حجّت موسیٰؑ کی حجّت پر غالب ہوگئی۔ ایک اور روایت کے مطابق امام رضاؑ نے فرمایا کہ آدمؑ کا یہ ترک اُولیٰ ان کی پیغمبری سے پہلے ہوا، اور یہ خفیف گناہ تھا جو معاف ہے اور پیغمبروں کے لئے قبل نزول وحی ممکن ہے۔ لیکن جب خدا نے اُن کو برگزیدہ کیا اور پیغمبر بنایا تو معصوم تھے اور چھوٹا بڑا کوئی گناہ اُن سے صادر نہیں ہوا۔ خدا نے آدمؑ کو زمین کے لئے ہی خلق فرمایا تھا اس لئے کہ زمین میں اس کا خلیفہ اور حجّت ہو۔ اُن کو بہشت کے لئے پیدا نہیں کیا تھا، اور آدمؑ سے معصیت زمین میں نہیں بلکہ بہشت میں ہوئی تا کہ امر خدا کی تقدیریں پُوری ہوں، پس جب ان کو زمین پر بھیجا اور اپنا خلیفہ بنایا اس وقت انہیں معصوم قرار دیا تھا جیسا کہ قرآن میں فرمایا ہے کہ خدا نے آدمؑ، نوحؑ، اور آل ابراہیم و آل عمران کو تمام عالمین سے برگزیدہ کیا۔

ایک روایت کے مطابق جب کسی نے حضرت رسولؐ سے کچھ سوالات پوچھے تو حضورؐ نے جواب دیا کہ جب آدمؑ نے درخت ممنوعہ کا پھل کھایا وہ عصر کا وقت تھا اور ان کی ذریّت کو قیامت تک کے لئے نماز کا حکم دیا اور اس کو میری اُمّت کے لئے بھی اختیار فرمایا، لہٰذا مجھے بھی یہی حکم ہوا کہ اس نماز کی حفاظت کروں اور مجھے یہ نمازیں محبُوب ترین ہیں۔ جب آدمؑ کی توبہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کرنے لگے کہ پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے ﴿۲۳﴾ (خدا نے) فرمایا (تم سب بہشت سے) اتر جاؤ (اب سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے (بقیہ اگلے صفحے پر)

قبول فرمائی وہ نماز مغرب کا وقت تھا، اس وقت آدمؑ نے تین رکعتیں پڑھیں تھیں، جس میں سے ایک رکعت خطا کی معافی کے لئے، ایک بی بی حواؑ کے لئے، اور ایک رکعت قبول توبہ کے لئے۔ خدا نے یہ تینوں رکعتیں میری اُمّت کے لئے بھی واجب فرمایا۔ آدمؑ کے پھل کھانے سے لے کر اُنکی دُعا کی قبولیت تک دُنیا کے ایّام سے تین سو سال کی مدت تھی اور آخرت کا ایک دن دُنیا کے ہزار سال کے برابر ہے۔ پھر فرمایا کہ جب شیطان نے آدمؑ کو بہکایا اور وہ درخت کے قریب آئے اور نگاہ کی، تو نگاہ کی آبرو جاتی رہی اور جب اٹھے تو یہ پہلا قدم تھا جو گناہ کے لئے اُٹھا۔ پھر اپنے ہاتھ سے لے کر اُس پھل کو کھایا تو اُن کے جسم سے زیور اور حُلے اُتر گئے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھ کر روئے۔ جب خداوند عالم نے ان کی توبہ قبول کی تو حکم دیا کہ مُنہ دھوؤ اس لئے کہ اس درخت کی طرف نگاہ کی تھی اور ہاتھوں کو دھوؤ کیونکہ یہ اُس کے پھل کی طرف بڑھے تھے اور اُس کو لیا تھا۔ اور اُن کو سر کے مسح کا حکم دیا اس لئے کہ ہاتھوں پر رکھا تھا اور پیروں کے مسح کا حکم دیا کہ وہ نافرمانی کی طرف بڑھے تھے۔ اسی لئے ان چار اعضار پر وضو واجب کیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ تیس روز کے روزے ان کی اولاد پر اس لئے واجب ہوئے چونکہ آدمؑ کے شکم میں اُس درخت کا پھل تیس روز تک باقی رہا تھا اور زمانہ صُوم میں جورات کو کھانا پینا جائز ہے تو یہ خدا کا فضل و کرم ہے۔ آدمؑ پر بھی اسی طرح روزے واجب تھے، لہٰذا خدا نے میری اُمّت پر بھی واجب فرمایا چنانچہ قرآن میں بھی فرمایا کہ جس طرح تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں اسی طرح تم سے پہلے بھی لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔

جب آدمؑ بہشت کی رحمت سے محروم کر دیئے گئے اور بہشت سے نیچے آئے تو اس سلسلے میں بہت سی روایتں منقول ہیں جن کو ایک ایک کر کے بیان کیا جا رہا ہے تا کہ پڑھنے والا کسی

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، لیے ایک وقت (خاص) تک زمین پر ٹھکانہ اور (زندگی کا) سامان (کر دیا گیا) ہے ﴿۲۴﴾ (یعنی) فرمایا کہ اسی میں تمہارا جینا ہوگا اور اسی میں مرنا اور اسی میں سے (قیامت کو زندہ کرکے) نکالے جاؤگے ﴿۲۵﴾ اے نبی آدم ہم نے تم پر پوشاک (بقیہ اگلے صفحے پر)

روایت سے لاعلم نہ رہ جائے اوراس کے علم میں اضافہ بھی ہو۔ یہ تمام روایتوں کی سند درست ہے اور حیات القلوب میں موجود ہے۔ بس جب آدمؑ بہشت کی رحمت سے محروم کر دیئے گئے اور بہشت سے نیچے آئے تو نہایت مغموم اور محزون ہوئے، تو وہ بہت روئے اوران کے ساتھ ملائکہ بھی روئے۔اور پھر خدانے جبرئیلؑ کوان کے پاس بھیجا جوان کو زمین پر لائے۔اس وقت آدمؑ کا تمام جسم سیاہ ہو گیا۔ جب ملائکہ نے ان کا یہ حال دیکھا تو فریاد و گریہ وزاوی کی، یہاں تک کہ اُن کی آوازیں بلند ہوئیں۔اور سب نے درگاہ احدیث میں عرض کی کہ پالنے والے تونے ایک مخلوق پیدا کی اس میں اپنی برگزیدہ رُوح داخل فرمائی اور ہم کو سجدہ کا حکم دیا مگر ایک گناہ کے سبب سے ان کے جسم کی سفیدی کو سیاہی سے بدل دیا۔اس وقت آسمان سے منادی نے ندا کی کہ اے آدمؑ آج اس پالنے والے کے لئے روزہ رکھو وہ (چاند کی) تیرہ[۱۳] تھی پھر آدمؑ نے روزہ رکھا تو سیاہی کا تہائی حصّہ زائل ہو گیا پھر چودھویں تاریخ کو یہی آواز آئی پھر آدمؑ نے روزہ رکھا تو دو تہائی حصّہ سیاہی کا برطرف ہوا۔ پندرھویں تاریخ کو پھر ندا آئی اور آدمؑ نے روزہ رکھا تو تمام بدن کی سیاہی دُور ہو گئی،اس سبب سے ان تینوں دنوں کو ایّام البیض کہتے ہیں۔ پھر منادی نے آسمان سے ندا کی کہ اے آدمؑ میں نے یہ تین روزے تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے مقرر کیئے۔ جو شخص ہر ماہ میں تین روزے رکھے گا ایسا ہے کہ اس نے تمام عمر روزے رکھے۔

دوسری روایت کے مطابق کہ آدمؑ زانوں پر سر رکھے ہوئے نہایت محزون و غمگیں بیٹھے تھے۔ خدا نے جبرئیلؑ کو ان کے پاس بھیجا اور آدمؑ سے ان کے اس رنج و اندوہ کا سبب پوچھا جواب دیا کہ ہمیشہ یُوں ہی غمگیں رہوں گا، یہاں تک کہ موت آئے۔ جبرئیلؑ نے کہا میں

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)،اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور (تمہارے بدن کو) زینت (دے) اور (جو) پرہیزگاری کا لباس (ہے) وہ سب سے اچھا ہے۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں ﴿۲۶﴾ اے نبی آدم (دیکھنا کہیں) شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو (بہکا کر) بہشت سے نکلوا دیا اوران سے ان کے کپڑے اتروا دیئے (بقیہ اگلے صفحے پر)

خدا کا رسول ہوں اور اُٹھو اور نماز پڑھو کہ یہ نماز کا اوّل وقت ہے پھر آدمؑ نے نماز پڑھی۔ جب دوسری نماز کا وقت آیا تو جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ دوسری نماز کا وقت ہے تو آدمؑ نے دوسری نماز ادا کی، اسی طرح تیسری، چوتھی، اور پانچویں نماز ادا کی تو اُن کے تمام بدن کی سیاہی دُور ہو گئی۔ پھر آدمؑ خدا کی حمد بجالائے اور اس کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد جبرئیلؑ نے کہا اے آدمؑ اس نماز میں تمہارے فرزندوں کی مثال وہی ہے جو اس سیاہی میں تمہاری تھی، یعنی تمہاری اولاد سے جو شخص ہر شب و روز میں یہ پانچ نمازیں بجالائیگا تو گناہوں سے اسی طرح پاک ہو جائے گا جس طرح آپ اس سیاہی سے اور پھر کہا کہ خدا نے بعد سلام کے فرمایا ہے کہ "حَیَّاکَ اللّٰہُ وَبَیَّاکَ"۔ آدمؑ نے کہا "حَیَّاکَ "اللہ کے معنی تو جانتا ہوں یعنی خدا تم کو زندہ رکھے لیکن "بَیَّاکَ" کے کیا معنی ہیں؟ یعنی تم کو خوش رکھے۔ آدمؑ یہ سُنکر سجدہ میں جُھک گئے۔ پھر سَر اُٹھا کر آسمان کی طرف بلند کیا اور دُعا کی خداوندا میرے حُسن و جمال کو زیادہ کر۔ جب صبح ہوئی تو اُن کے چہرہ پر نہایت سیاہ داڑھی تھی اور خدا نے فرمایا کہ اس داڑھی میں تمہاری اور تمہارے فرزندوں کی زنیت قرار دی ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق جب فرشتوں نے آدمؑ کی خلقت پر اعتراض کیا تھا تو اس کے بعد فرشتوں نے سات سال عرش کے گرد طواف کیا اور دُعا و استغفار کرتے رہے اس سبب سے خدا راضی ہوا۔ اور جب آدمؑ سے غلطی ہوئی اور زمین پر آئے تو وہ دن جمعہ کا تھا اور سب سے پہلے ہند میں آئے۔ پھر انہوں نے بھی پروردگار سے دُعا کی، تو خدا نے ان کو حکم دیا کہ اس مکان یعنی کعبہ کے پاس آئیں اور سات مرتبہ طواف کریں اور مِنٰی و عرفات میں جا کر تمام مناسک حج بجالائیں۔ وہ ہندوستان سے مکّہ میں آئے جس جس مقام پر اُن کے قدم ہائے مبارک پڑے وہ زمین آباد ہو گئی بقیہ زمین صحرا و میدان رہ گئی۔ پھر خانہ کعبہ کے گرد سات بار طواف کیا اور تمام

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، تاکہ ان کے ستر ان کو کھول کر دکھادے۔ وہ اور اس کے بھائی تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے رہتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق کار بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے ﴿۲۷﴾ سورۃ الأعراف

مناسک حج بجالائے جس طرح خدانے ان کو حکم دیا تھاتو خدانے اس سبب سے ان کی توبہ کو قبول کرکے ان کی غلطی کو بخش دیا۔ آدمؑ کے سات طواف، ملائکہ کے سات سال کے برابر ہیں جو عرش کے گرد وہ کرتے ہیں۔ اس وقت جبرئیلؑ نے آدمؑ سے کہا کہ مبارک ہو آپ کو خدانے بخش دیا اور میں آپ سے تین ہزار سال پہلے اس گھر کا طواف کرچکا ہوں۔ آدمؑ نے عرض کی پروردگارا مجھ کو اور میری ذرّیت کو بخش دے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ان میں سے جو مجھ پر اور میرے رسُول پر ایمان لائے گا اس کو بخشوں گا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آدمؑ زمین پر آنے کے بعد سو سال تک خانہ کعبہ کا طواف کرتے رہے اس اثناء میں حوّاؑ کی طرف نظر نہیں کی اور بہشت کے فراق میں اس درجہ روئے کہ آپ کے روئے مبارک کے دونوں طرف آنسوؤں کی دو نہریں جاری تھیں (اس زمین پر بہت رونے والے پانچ نفوس گزرے ہیں جن میں آدمؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، فاطمہؑ بنت محمدؐ اور علیؑ بن حسینؑ یعنی امام زین العابدینؑ)۔ پھر آدمؑ نے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کے ناموں کا واسطہ دے کر دُعا کی، تو اس وقت جبرئیلؑ اُن کے پاس آئے اور کہا کہ خدانے فرمایا کہ تمہارا گناہ میں نے بخش دیا ہے تمہاری لغزش سے دَرگزر کی اور تم کو پھر اسی جگہ یعنی بہشت میں پہنچادوں گا جہاں سے تم کو علیٰحدہ کیا ہے۔ پھر آدمؑ نے ایک انگوٹھی بنائی اور اس پر "محمد رسول اللہ و علی امیر المومنین" کو نقش کیا۔ آدمؑ کی کنیت بھی ابو محمدؐ تھی۔ آدمؑ کے ساتھ ایک سو بیس درخت بھی بہشت سے زمین پر آئے، جن میں سے چالیس درخت ایسے تھے جن کے پھلوں کے اندرونی و بیرونی سب حصّے کھائے جاسکتے ہیں، چالیس ایسے تھے جن کے صرف بیرونی حصّے کھائے جاسکتے ہیں اور اندرونی حصّے پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق جب حضرت آدمؑ تسبیح کرتے تھے تو ایک درخت میوہ دار زمین سے پیدا

ترجمہ، اور ہم نے پہلے آدم سے عہد لیا تھا مگر وہ (اسے) بھول گئے اور ہم نے ان میں صبر وثبات نہ دیکھا ﴿۱۱۵﴾ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو سب سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس نے انکار کیا ﴿۱۱٦﴾ ہم نے فرمایا کہ آدم یہ تمہارا اور تمہاری (بقیہ اگلے صفحے پر)

ہوتا تھااور جب جناب حوّاؑ تسبیح کرتی تھیں تو ایک بغیر میوہ کا درخت پیدا ہوتا تھا۔ اور جب آدمؑ کھانے پینے کے محتاج ہوئے تو جبرئیلؑ سے ذکر کیا اور بہشت کے میوؤں کی خواہش کی، تو خدا نے خرمے، زیتون، انار اور انگور کے دو خوشے ان کے لئے بھیجے اور جبرئیلؑ نے ان سے زراعت کرنے کو کہا، پھر انہوں نے زراعت کی اور ان خوشے کو بویا، ان میں پتیاں اور پھل پیدا ہوئے۔ ابلیس لعین نے آکر ان کے گرد ایک دیوار کھینچی، آدمؑ نے اس کو ڈانٹا تو اس نے کہا کہ یہ میرے لئے ہے، آدمؑ نے فرمایا تو جھوٹا ہے۔ آخر دونوں رُوح القدس کے پاس گئے اور آدمؑ نے واقعہ بیان کیا۔ رُوح القدس نے کچھ آگ ان درختوں کی طرف پھینکی جو ان درختوں کی شاخوں میں لگی اور شعلے بلند ہوئے یہاں تک کہ آدمؑ کو یہ گمان ہوا کہ سب جل گئے۔ لیکن جب آگ ختم ہوئی تو دیکھا کہ درخت دو تہائی جل گئے تھے اور ایک تہائی باقی رہ گئے تھے۔ رُوح القدس نے کہا جو کچھ جل گیا شیطان کا حصہّ ہے اور جس قدر باقی ہے اے آدمؑ وہ تمہارا حصّہ ہے۔ ایک روایت کے مطابق شیطان نے انگور کا ایک خوشہ چُوس لیا تھا تو خدا نے آدمؑ کو وحی کی کہ انگور کو میرے اور تمہارے دشمن ابلیس ملعُوں نے چُوسا ہے لہذا اس کا شیرہ جو شراب ہو جائے تم پر حرام ہو گیا، اگر یہ انگور کو کھالیتا تو تمام انگور اور جو کچھ اس سے حاصل ہوتا وہ سب کا سب حرام ہو جاتا۔ آدمؑ کے لئے جو خرمے نازل ہوئے اس کو عتیق و عجوہ کہتے ہیں اور جو خرمے مریمؑ کے لئے نازل ہوئے ان کو عجوہ کہتے ہیں۔ پس آدمؑ نے مختلف چیزوں کی زراعت کی ان میں گیہوں وغیرہ بھی شامل ہیں۔ آدمؑ نے جو زراعت کی اس سے گیہوں پیدا ہوا اور حوّاؑ کی زراعت سے جوُ پیدا ہوئی۔ اس کے علاوہ آدمؑ کے ہمراہ ایک تھیلی بھی بہشت سے آئی تھی جس میں ہر چیز کے بیج تھے۔ اور جب آدمؑ نے زمین پر کھانا کھایا تو انھیں اپنے شکم میں سختی اور گرانی محسوس ہوئی تو انہوں نے جبرئیلؑ سے اس کا

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، بیوی کا دشمن ہے تو یہ کہیں تم دونوں کو بہشت سے نکلوا نہ دے۔ پھر تم تکلیف میں پڑ جاؤ ﴿۱۱۷﴾ یہاں تم کو یہ (آسائش) ہوگی کہ نہ بھوکے رہو نہ ننگے ﴿۱۱۸﴾ اور یہ کہ نہ پیاسے رہو اور نہ دھوپ کھاؤ ﴿۱۱۹﴾ تو شیطان نے ان کے دل میں (بقیہ اگلے صفحے پر)

ذکر کیا تو جبرئیلؑ نے کہا کہ ایک گوشہ میں جاؤ۔ وہ کنارے جا کر بیٹھے تو فضلہ خارج ہوا۔ اسی طرح جب بی بی حوّاؑ مصیبت میں مبتلا ہوئیں تو خون حیض دیکھا اور غسل پر مامور ہوئیں، جب انہوں نے غسل کے لئے اپنے گیسوؤں کو کھولا تو ایک ہوا آئی جس سے ان کے گیسوؤں میں جو پتیاں تھی جو انہوں نے درختان بہشت سے اپنے گیسوؤں کو معطر کرنے کے لئے استعمال کیا تھا وہ پتیاں منتشر ہوئیں اور جس جس جگہ یہ پتیاں خدا کی مرضی سے زمین پر گئیں ان پتیوں سے مشرق و مغرب تک یہ خوشبو پھیل گئی۔ اور سب سے پہلے جس حیوان نے ان پتیوں کو کھایا وہ ہرن تھا جس سے اس کا گوشت و خون تیار ہوا اور وہ خوشبو اس کی ناف میں جمع ہو گئی جو کہ خوشبو مشک ہے۔

روایت کے مطابق جب حق تعالیٰ نے جو کہ نہایت رحمٰن و رحیم ہے اس نے آدمؑ پر رحم کیا اور ان کی توبہ کو قبول کیا تو جبرئیلؑ پر وحی کی کہ ان کے لئے بہشت سے ایک خیمہ لے جاؤ اور ان کو بہشت کی جدائی میں تعزیت دو اور صبر کی ترغیب دو، اور اس خیمہ میں آدمؑ و حوّاؑ کو جمع کرو و کیونکہ میں نے ان کے رونے کے سبب سے ان پر رحم کیا اور ان کی وحشت و تنہائی پر ترس کھایا، اور ان کے لئے اس خیمہ کو اس بلندی پر نصب کرو جو مکّہ کے پہاڑوں اور اس کی بنیاد کے درمیان واقع ہے جس کو اکثر فرشتوں نے بلند کیا ہے۔ جبرئیلؑ خیمہ لائے پھر آدمؑ کو کوہ صفا سے اور حوّاؑ کو کوہ مروہ سے نیچے لائے اور دونوں کو خیمہ میں یکجا کیا۔ کوہ صفا کو صفا اس لئے کہتے ہیں کہ اس پر آدمؑ نے قیام کیا اور کوہ مروہ کو مروہ اس لئے کہتے ہیں کے اس پر بی بی حوّاؑ نے قیام کیا اسی لئے اس کا نام عورت کے نام سے مشابہ ہے۔ خیمہ کعبہ کی بنیاد اور اس کے ارکان کے برابر تھا اور اس کا ستون سُرخ یاقوت کا تھا جس کے نور سے مکّہ کی تمام پہاڑیاں اور اس کے قرب و جوار روشن ہو گئے۔ وہ روشنی ہر طرف سے حرم کی اونچائی کے برابر بلند ہوئی اس خیمے اور ستون کے سبب سے حرم محترم

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، وسوسہ ڈالا (اور) کہا کہ آدم بھلا میں تم کو (ایسا) درخت بتاؤں (جو) ہمیشہ کی زندگی کا (ثمرہ دے) اور (ایسی) بادشاہت کہ کبھی زائل نہ ہو ﴿۱۲۰﴾ تو دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا تو ان پر ان کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے (بدنوں) (بقیہ اگلے صفحے پر)

ہوا کیونکہ یہ بہشت سے لایا گیا تھا اسی سبب سے حق تعالیٰ نے نیکیوں کو حرم میں زیادہ قرار دیا ہے اور اس کے نزدیک گناہوں کو بھی زیادہ سخت گردانا ہے۔ اس خیمے میں دو سونے کے دروازے تھے جو ایک مشرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی طرف تھا، اور اس کی میخیں بہشت کی شاخوں کی تھیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ بہشت کے طلائے خالص کی تھیں اور اس کی طنابیں بہشت کی ارغوانی ڈوریوں کی تھیں۔ ان طنابوں کو اس کے گرد مسجد الحرام کے برابر کھینچا۔ پھر خدا نے جبرئیلؑ کو وحی کی کہ ستّر ہزار فرشتوں کو زمین پر لے جائیں جو سرکشان جنّوں سے خیمہ کی حفاظت کریں، آدمؑ و حوّاؑ کے مونس ہوں اور خیمہ کی تعظیم کے لئے اس کے گرد طواف کریں۔ ملائکہ نازل ہوئے اور خیمہ کے نزدیک قیام کیا اور خیمہ اور کعبہ کے گرد ہر شب و روز طواف کرتے رہے جس طرح آسمان پر بیت المعور کے گرد طواف کرتے تھے، کعبہ کا احاطہ زمین پر بیت المعور کے برابر ہے۔ ملائکہ نے سرکش و مغرور شیاطین سے اس کی حفاظت کی۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو وحی کی کہ آدمؑ و حوّاؑ کے پاس جا کر ان کو میرے گھر کی بنیادوں سے دُور کر دو کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ فرشتوں کے ایک گروہ کو زمین پر بھیجوں اور یہ ملائکہ اور اولاد آدمؑ میرے گھر کی بنیادوں کو میری تمام مخلوق کے لئے بلند کریں۔ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور آدمؑ و حوّاؑ کو خیمہ سے باہر لائے اور خانہ کعبہ سے دُور آدمؑ کو صفا پر اور حوّاؑ کو مروہ پر پہنچا دیا اور خیمہ کو آسمان پر لے گئے۔ آدمؑ و حوّاؑ نے کہا اے جبرئیلؑ کیا خدا کے غضب کے سبب سے تم نے ہم کو اس مکان سے علیحدہ کیا اور ہم میں جُدائی ڈالی یا خدا کی خوشنودی کے باعث ہمارے لئے ایسی مصلحت سمجھی گئی اور مقدر ہوئی ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا کہ غضب اور غصّہ کے سبب سے نہیں ہے لیکن خدا جو کچھ کرتا ہے اس کی بارگاہ میں کسی کو سوال کرنے کا حق نہیں ہے۔ اے آدمؑ خدا نے جن ستر ہزار

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، پر بہشت کے پتّے چپکانے لگے۔ اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم خلاف کیا تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے ﴿۱۲۱﴾ پھر ان کے پروردگار نے ان کو نوازا تو ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی اور سیدھی راہ بتائی ﴿۱۲۲﴾ فرمایا کہ تم دونوں (بقیہ اگلے صفحے پر)

فرشتوں کو زمین پر بھیجا کہ تمہارے مونس ہوں اور بنیاد خانہ خیمہ کے گرد طواف کریں، انہوں نے خدا سے سوال کیا کہ خیمہ کے بجائے ان کے لئے بیت المعمور کے مقابل ایک مکان کی تعمیر فرمائے جس کے گرد طواف کریں جس طرح کہ آسمان پر بیت المعمور کے گرد طواف کرتے تھے۔ پس خدا نے مجھ پر وحی کی کہ تم کو اور حوّاؑ کو اس جگہ سے دُور کردوں اور خیمہ کو آسمان پر لے جاؤں آدمؑ نے کہا میں تقدیر خدا اور اس کے حکم پر جو ہمارے حق میں جاری ہوا ہے راضی ہوں۔ لہٰذا آدمؑ صفا پر اور حوّاؑ مروہ پر رہتے تھے یہاں تک آدمؑ کو حوّاؑ کی مفارقت سے وحشت اور بیحد تکلیف ہوئی۔ تو کوہ صفا سے نیچے آئے اور کوہ مروہ کی طرف شوق میں متوجّہ ہوئے کہ حوّاؑ کو سلام کریں، اور اس وادی میں پہنچے جو صفا و مروہ کے درمیان تھی جہاں نشیب تھا۔ (روئے زمین پر گرامی ترین وادی سراندیپ ہے، آدمؑ اسی وادی میں اُترے تھے)۔ آدمؑ کوہ صفا سے حوّاؑ کو دیکھتے تھے اور جب وادی میں پہنچے تو نظروں سے حوّاؑ کو پوشیدہ پایا تو آدمؑ اس خیال سے ڈرے کہ شاید راہ بُھول گئے ہیں تو پھر اُوپر مروہ کی طرف آئے اور اُوپر چڑھ کر حوّاؑ کو سلام کیا اور دونوں نے کعبہ کی طرف دیکھا کہ شاید اس کی بنیادیں بلند ہوئی ہوں اور خدا سے دُعا کی کہ ان کو اپنے مکان محترم میں واپس کردے۔ اور جب آدمؑ مروہ سے نیچے آئے اور صفا پر پہنچے تو کعبہ کی طرف رُخ کرکے پھر دُعا کی۔ اس کے بعد پھر حوّاؑ کے مشتاق ہوئے اور کوہ صفا سے نیچے آئے اور مروہ کی جانب چلے اسی طرح تین مرتبہ گئے اور واپس آئے۔ جب صفا پر پہنچے دُعا کی کہ خدا ان کو اور حوّاؑ کو یکجا کردے، حوّاؑ نے بھی یہی دُعا کی خدا نے اُسی وقت دونوں کی دُعائیں قبول کی اور یہ زوال آفتاب کا وقت تھا۔ پھر جبرئیلؑ، آدمؑ کے پاس آئے اور کہا کہ کوہ صفا سے نیچے آؤ اور حوّاؑ سے مُلاقات کرو۔ آدمؑ نیچے آئے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، یہاں سے نیچے اتر جاؤ۔ تم میں بعض بعض کے دشمن (ہوں گے) پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑے گا ﴿۱۲۳﴾ اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے ﴿۱۲٤﴾

اور مروہ کی طرف دوڑتے ہوئے حواؑ کے پاس پہنچے اور جو کچھ جبرئیلؑ نے کہا تھا اُن کو اُس سے آگاہ کیا۔ دونوں بہت خوش ہوئے اور خدا کا شکر و حمد بجالائے۔ پھر جبرئیلؑ نے ان کو خبر دی کہ خدا نے ملائکہ کو زمین پر بھیجا ہے کہ صفا و مروہ، طور سینا اور جبل السّلام جو نجف اشرف ہے ان مقامات کے ایک ایک پتھر سے خانہ محترم کی بنیادوں کو قائم کریں۔ پھر خدا نے جبرئیلؑ کو بھی فرشتوں کے ساتھ کعبہ کی تعمیر و تکمیل کا حکم دیا۔ جبرئیلؑ نے ان چاروں پتھروں کو ان کے مقام سے کھود کر نکالا اور جس مقام پر خدا کا حکم تھا رکھا اور خانہ کعبہ کے ارکان اور اس کے نشانات انہی بنیادوں پر جیسا کہ خداوند جبّار نے مقدّر فرمایا تھا نصب کیا۔ پس خدا نے جبرئیلؑ کو وحی کی کہ اس مکان کو اُس پتھر سے جو امانت کوہ ابو قبیس میں سُپرد ہے یعنی حجر الاسود، اور حجر اسود ایک فرشتہ بزرگ تھا، جب حق تعالیٰ نے فرشتوں سے عہد لیا تو سب سے پہلے جو ایمان لایا اور اقرار کیا وہ یہی فرشتہ تھا۔ خدا نے اس کو اپنی تمام مخلوق پر اپنا امین قرار دیا اور میثاق اس کے سُپرد کیا اور مخلوق کو حکم دیا کہ ہر سال اس کے نزدیک حج کرنے کا اقرار کیا کریں۔ جب آدمؑ نے شیطان کے بہکانے کی وجہ سے اپنے عہد و اقرار کو بھولا دیا اور ان کی اس لغزش کی وجہ سے ان کو زمین پر آنا پڑا تو وہ بہت مبُہوت و حیران ہوئے، پھر جب ان کی توبہ مقبول ہوئی تو حق تعالیٰ نے اسی ملک کو ایک سفید موتی کی شکل میں بہشت سے آدمؑ کی جانب بھیجا وہ اس وقت زمین میں ہند میں تھے، (حجر اسود دُودھ سے زیادہ سفید اور آفتاب سے زیادہ نورانی تھا، چونکہ بعد میں مشرکوں نے بھی اس کو ہاتھ لگایا اس لئے سیاہ ہو گیا)۔ جب آدمؑ نے اس فرشتے کو دیکھا تو اس کی جانب کشش ہوئی لیکن اس سے زیادہ نہ سمجھ سکے کہ وہ ایک جوہر ہے تو خدا نے اس پتھر کو گویائی دی۔ اس نے کہا اے آدمؑ آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ کہا نہیں۔ اس نے کہا ہاں پہچانتے ہیں لیکن شیطان آپؑ پر غالب ہوا اور اس نے خدا

ترجمہ، لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے ﴿۱۳﴾ سورۃ الحجرات

کی یاد آپ کے دل سے بُھلادی۔ یہ کہہ کر وہ اسی صورت میں تبدیل ہو گیا جس شکل میں آدمؑ کے ساتھ بہشت میں تھا۔ آدمؑ اس کی طرف بڑھے پھر ان کو وہ اقرار یاد آیا اور روئے اور اس عہد کے لئے خصوع اختیار کیا اور اس ملک کو بوسہ دیا جس کی وجہ سے ان کو اپنا عہد یاد آیا تھا اور انہوں نے عہد و میثاق کو تازہ کیا۔ پھر حق تعالیٰ نے جوہر حجر کو پھر سفید اور صاف موتی کر دیا جس سے نُور ساطع تھا۔ آدمؑ نے اس کی تعظیم اور بزرگی کے لئے اس کو اپنے کاندھے پر اُٹھالیا۔ جب وہ تھک جاتے تھے تو جبرئیلؑ اُن سے لے کر اُٹھا لیتے تھے یہاں تک کہ اس کو مکّہ میں لائے اور ہمیشہ اس سے اُنس رکھتے تھے اور اس کے نزدیک ہر شب و روز عہد کو تازہ کرتے تھے۔ جب حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو زمین پر بھیجا کہ کعبہ کی تعمیر کریں تو وہ رُکن حجر اور دروازئے مکان کے درمیان نازل ہوئے اور آدمؑ کے سامنے اسی مقام پر ظاہر ہوئے جہاں کہ وہ اس وقت تھے اور اس حجر سے عہد و میثاق کر رہے تھے لہٰذا اسی مقام پر میثاق کو ملک کے سُپرد کیا۔ اسی سبب سے حجر کو اسی رُکن میں نصب کر کے وہیں چھوڑ دیا اور آدمؑ کو خانہ کعبہ کی جگہ سے کوہ صفا کی طرف اور حوّاؑ کو مروہ کی جانب پہنچادیا۔ آدمؑ نے خدا کی تکبیر و تہلیل و تمجید کی، اسی سبب سے یہ سُنت جاری ہوئی کہ کوہ صفا پر رُکن کی طرف مُنہ کر کے جہاں حجر ہے اللہ اکبر کہتے ہیں۔ خدا نے کعبہ کے لئے دو درگاہیں قرار دیں ایک مشرق کی طرف دوسری مغرب کی جانب۔ آدمؑ اور جبرئیلؑ نے کعبہ کی بناء کی اور جب جبرئیلؑ اس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اور ملائکہ نے اس کے گرد طواف کیا۔ آدمؑ و حوّاؑ نے بھی فرشتوں کو طواف کرتے دیکھ کر خود بھی سات مرتبہ طواف کیا اور جبرئیلؑ نے آدمؑ کو حج کے ارکان کی تعلیم دی اور وہ یہ تمام ارکان بجالائے۔ انہوں نے خدا کی بارگاہ میں قربانی بھی پیش

ترجمہ، اور (اے محمدؐ) ان کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیلؑ اور قابیل) کے حالات (جو بالکل) سچے (ہیں) پڑھ کر سنادو کہ جب ان دونوں نے خدا (کی جناب میں) کچھ نیازیں چڑھائیں تو ایک کی نیاز تو قبول ہو گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (تب قابیل ہابیلؑ سے) کہنے لگا کہ میں تجھے قتل کروں گا اس نے کہا کہ خدا پرہیز گاروں ہی کی (نیاز) قبول فرمایا کرتا ہے ﴿۲۷﴾ سورۃ المائدۃ

کی جو خدا نے قبول کی اور آسمان سے ایک آگ نازل کی جس نے ان کی قربانی کو جلا دیا۔ یہاتنکہ ان کے بالوں کو یاقوت سے تراشہ گیا، یہ یاقوت جبرئیلؑ بہشت سے لائے تھے جو انہوں نے آدمؑ کے سر پر پھیرا توان کے تمام بال گرگئے۔ پھر آدمؑ نے دعا کی کہ ہر عمل کرنے والے کے لئے ایک اجر ہے اور میرے عمل کا کیا اجر ہے۔ وحی ہوئی کہ اے آدمؑ سوال کرو، عرض کی بارالٰہا میرا گناہ بخش دے ان کو وحی پہنچی کہ تم کو بخش دیا، پھر عرض کی کہ میری ذریّت کو بھی بخش دے، وحی آئی کہ اے آدمؑ تیری اولاد میں سے جو اس مکان تک آئے گا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا اس کو بخش دوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے پھر خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ طواف کیا یہ طواف نساء تھا تو جبرئیلؑ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے تمہاری زوجہ کو تم پر حلال کر دیا ہے۔ اسی لئے حج میں جب کوئی حاجی احرام باندھتا ہے تو اس کا اپنی بیوی سے جماع کرنا حرام ہو جاتا ہے جب یہ شخص حج کے ارکان مکمل کرنے کے بعد طواف نساء کرتا ہے تو بیوی کے ساتھ جماع حلال ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص یہ طواف نساء نہ کرے تو اس وقت تک اس پر عورت حلال نہیں ہوتی۔

منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے آدمؑ کو وحی فرمائی کہ میں تیرے لئے سخن، حق، خیر اور نیکی کو چار کلموں میں جمع کیے دیتا ہوں جن میں سے ایک کلمہ میرا ہے، ایک تمہارا ہے ایک کلمہ میرے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، اور ایک کلمہ تمہارے اور مخلوق کے درمیان مشترک ہے جو مجھ سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ میری عبادت کرنا اور کسی کو میرے ساتھ شریک نہ کرنا اور جو تم سے متعلق ہے وہ تم کو تمہارے عمل کی جزا اس وقت عطا کروں گا جبکہ تم اس کے لئے زیادہ محتاج ہو گے، اور جو کلمہ میرے اور تمہارے درمیان مشترک ہے وہ تم کو لازم ہے کہ مجھ سے دُعا

ترجمہ، اور ان سے پیشتر بہت سے لوگ بھی گمراہ ہو گئے تھے ﴿۷۱﴾ اور ہم نے ان میں متنبہ کرنے والے بھیجے ﴿۷۲﴾ سو دیکھ لو کہ جن کو متنبہ کیا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا ﴿۷۳﴾ ہاں خدا کے بندگان خاص (کا انجام بہت اچھا ہوا) ﴿۷۴﴾ اور ہم کو نوح نے پکارا سو (دیکھ لو کہ) ہم (دعا کو کیسے) اچھے قبول کرنے والے ہیں ﴿۷۵﴾ سورة الصافات

کرو قبول کرنا میرے ذمہ ہے۔ اور جو تمہارے اور لوگوں کے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ جو کچھ تم اپنے لئے پسند کرو وہی لوگوں کے لئے بھی پسند کرو۔ صحف ادریسؑ میں لکھا ہے کہ ستائیسویں ماہ رمضان، شب جمعہ، تیسرے پہر کو حق تعالیٰ نے ایک کتاب سریانی زبان میں اکیس ورق کی آدمؑ پر نازل کی اور وہ پہلی کتاب تھی جو خدا نے زمین پر بھیجی۔ اس میں تمام زبانیں اور لغتیں مذکور تھیں۔ مجموعاً ہزار زبانیں تھیں کہ ایک زبان والے دوسری زبان کو بغیر تعلیم نہیں سمجھ سکتے اور دلائل وجود باری اور واجبات اور اُس کے احکام اور شریعتیں اور سُنتیں اور اُس کے حُدود تھے۔

روایت کے مطابق جب آدمؑ کے سامنے پیغمبروں کے نام اور اُن کی عمریں پیش کی گئیں۔ جب حضرت داؤدؑ کے نام تک پہنچے اور ان کی عمُر چالیس سال دیکھی۔ عرض کی پروردگارا داؤد کی عمر کس قدر کم ہے اور میری عمر کس قدر زیادہ ہے۔ پروردگارا اگر میں اپنی عمُر سے تیس سال اُس کی عمر میں زیادہ کردوں یا ساٹھ سال بڑھاوں تو کیا تُو اس کو قبول فرمائے گا؟ وحی ہوئی کہ ہاں، عرض کی میری عمر سے تیس یا ساٹھ سال کم کر کے اُس کے لئے لکھ دے۔ جب آدمؑ کی عمر تمام ہوئی اور ملک الموت اُن کی رُوح قبض کرنے کے لئے نازل ہوئے۔ آدمؑ نے کہا ابھی تو میری عمر کے تیس یا ساٹھ سال باقی ہیں۔ ملک الموت نے کہا کہ کیا آپ نے وہ داؤدؑ کو نہیں دی جس وقت کہ آپ کی ذریّت سے پیغمبروں کے نام اور اُن کی عمریں آپ کے سامنے پیش کی گئیں۔ اُس وقت آپ وادی جنان میں تھے۔ آدمؑ نے کہا مجھے یاد نہیں ہے۔ ملک الموت نے کہا کہ اے آدمؑ انکار نہ کرو۔ کیا تم نے خدا سے سوال نہیں کیا کہ تمہاری عمر سے کم کر کے داؤدؑ کی عمر میں اضافہ فرما دے۔ خدا نے زبور میں ثبت فرمایا اور تمہاری عمر سے محو کر دیا۔ آدمؑ نے کہا زبور لاؤ تا کہ میں دیکھ

ترجمہ، اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد بر آں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے ﴿۷۳﴾ سورۃ الأنبیاء

کر یاد کروں۔ آدمؑ کو واقعی یاد نہ تھا اور اسی دن سے مقرر ہوا کہ لین دین اور دوسرے مُعاملات کے بارے میں تحریر لکھ لیں تاکہ انکار نہ کیا جاسکے۔ دوسری روایت کے مطابق حق تعالیٰ نے ابتدا میں جبرئیلؑ، میکائیلؑ اور ملکؑ الموت سے فرمایا کہ اس کو لکھیں کیونکہ آدمؑ بھُول جائیں گے تو تحریر لکھی گئی اور ان فرشتوں نے اپنے بازوؤں پر طینت علّیین سے مہر کیا۔ اور جب آدمؑ بھول گئے تو ملکؑ الموت نے تحریر نکال کر دکھائی روایت کے مطابق کتّے کی پیدائش شیطان کے آب دہن سے ہوئی اور جب آدمؑ و حوّاؑ کو زمین پر بھیجا تو وہ کانپتے ہوئے دو چوزوں کی طرح زمین پر پڑے تھے تو ابلیس ملعون درندوں کے پاس دوڑا جو آدمؑ سے پہلے زمین پر موجود تھے اور کہا کہ دو مرغِ آسمان سے زمین پر گرے ہیں جن سے بڑے مرُغ کسی نے نہیں دیکھے، چل کر ان کو کھاؤ۔ درندے اس کے ساتھ دوڑے۔ ابلیس ان کو آواز دیتا جاتا تھا کہ فاصلہ کم ہے اب قریب پہنچ گئے۔ اس نرمی کے ساتھ گفتگو میں اس کا آب دہن زمین پر گرا۔ پس خدا نے اس سے دو کتّے خلق کئے جو ایک نر اور ایک مادہ تھے۔ نر آدمؑ کے پاس کھڑا ہوا اور مادہ حوّاؑ کے پاس جنہوں نے درندوں کو ان کے نزدیک آنے نہیں دیا، اسی روز سے درندے کتّوں کے اور کتّے درندوں کے دشمن ہیں۔ اسی طرح شیطان وہ پہلی مخلوق ہے جس نے گانا گایا اور نغمہ ایجاد کیا اور نوحہ کیا۔ جب آدمؑ نے درخت ممنوعہ سے کھایا شیطان نے گانا شروع کیا۔ جب خدا نے ان کو بہشت سے زمین پر بھیجا اس نے حدی (نغمہء شتربانی) شروع کیا۔ جب وہ بھی زمین پر نکال دیا گیا، تو بہشت کی نعمتوں کو یاد کرکے نوحہ کیا۔ اسی طرح آدمؑ نے بھی بہشت سے زمین پر آنے پر گریہ کیا اور جب آدمؑ زمین پر آئے تو اُن کا سر اُن کی بلند قامت کے سبب سے آسمان کے ایک دروازے میں تھا، یعنی پاؤں کوہ

ترجمہ، یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے۔ اور یہی سیدھے رستے پر ہیں ﴿۱۵۷﴾ بے شک (کوہ) صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے۔ (بلکہ طواف ایک قسم کا نیک کام ہے) اور جو کوئی نیک کام کرے تو خدا قدرشناس اور دانا ہے ﴿۱۵۸﴾ سورۃ البقرۃ

صفا پر تھے اور سر افق آسمان کے قریب تھا انہوں نے آفتاب کی حدّت کی شکایت کی تو خدا نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ ان کے جسم کو کم کرکے ان کے ہاتھ سے ستر ہاتھ اور حوّاؑ کا قد ان کے ہاتھ سے پینتیس ہاتھ کر دو۔ ایک روایت کے مطابق خرمے کے بلند درخت کی مانند ساٹھ گز لانبے تھے۔ آدمؑ اس قدر رُوئے کہ اہل آسمان ان کی صدائے گریہ سے بے چین ہوگئے اور خدا سے شکایت کی تو خدا نے ان کے قد کو چھوٹا کر دیا۔ ایک روایت کے مطابق پچیسویں ذی القعدہ کو رحمت خدا وسیع ہوئی اور زمین کھینچی گئی اور بڑی ہوئی۔ اسی روز کعبہ نصب ہوا اور اس کی زمین سفید تھی جس سے آفتاب و ماہتاب کی طرح روشنی نمایاں تھی۔ جب قابیل نے ہابیلؑ کو قتل کیا تو وہ زمین سیاہ ہوگئی۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally